مسنون
عمرہ
(قدم بقدم)

حضرت ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب دامت برکاتہم

☆ دارالافتاء والتحقیق لاہور

ناشر

جامعہ دارالتقویٰ

جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور

فہرست

عرض مؤلف

بسم الله حامدا و مصليا

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ انہوں نے اس ناچیز کو مسنون حج و عمرہ کے نام سے کتاب ترتیب دینے کی توفیق دی۔ اس کتاب کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے یا صحابہ کرامؓ اور کبار تابعینؒ کے آثار سے صراحت کے ساتھ حج و عمرہ سے متعلق ہدایات ذکر ہو جائیں پھر اس میں جدید مسائل کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا کتاب کا ایک اختصار "مختصر مسنون حج و عمرہ" کے نام سے بھی تیار کیا گیا تھا جو کتابچہ کی صورت میں دستیاب ہے۔ کچھ احباب کا تقاضا ہوا کہ لوگوں میں عمرے کا رجحان بھی بہت ہو

گیا ہے اس لیے صرف عمرے سے متعلق احکام و معلومات کا مجموعہ الگ بھی تیار ہونا چاہئے چنانچہ ہمارے دارالافتاء کے رفقاء نے مذکورہ کتابچے میں سے عمرہ سے متعلق مواد کا الگ انتخاب کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے جامعہ دارالتقویٰ کے احباب کے تقاضے پر اپنے طور پر حدیث کی کتابوں سے بہت سی دعاؤں کا اضافہ بھی کیا ہے۔

یہ انتخاب ''مسنون عمرہ قدم بقدم'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہماری سب نیک کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مخلوق کے لیے نافع بنائیں آمین۔

عبدالواحد

جمادی اولیٰ 1438ھ

عمرہ پر ایک اجمالی نظر

1- عمرہ کا احرام باندھیں

2- بیت اللہ کے سات چکروں پر مشتمل طواف کریں

3- صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں

4- سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں

باب:1

عمرہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ یہ ان کے (مابین گناہوں کا) کفارہ ہیں۔

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کو (جواپنے شوہر کی وفات کے وجہ سے حجۃ الوداع میں شریک نہ ہوسکیں)

فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آئے تو تم اس میں عمرہ کرلینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کی فضیلت نفلی) حج کے برابر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

باب:2

سفر شروع کرتے وقت حضور ﷺ کی چند دعائیں

1- سفر شروع کرنے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر گھر سے نکلیں۔ (ابوداوٗد)

2- اَللّٰهُمَّ بِکَ أَصُوْلُ وَبِکَ أَحُوْلُ وَبِکَ أَسِيْرُ. (مسند احمد)

یا اللہ! میں تیری مدد سے (تیرے دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں اور میں تیری مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور میں تیری مدد سے سفر کرتا ہوں۔

3- اَللّٰهُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْکَ تَوَجَّهْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِىْ وَرَجَائِىْ

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ مَا هَمَّنِىْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِىْ التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِىْ ذَنْبِىْ وَوَجِّهْنِىْ لِلْخَيْرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتُ. (كتاب الدعاء للطبرانى)

یا اللہ! میں تیری ہی مدد سے نکلا اور میں نے تیری ہی طرف توجہ کی اور تیرا ہی سہارا لیا۔ یا اللہ! تجھ پر مجھے بھروسہ ہے اور تجھ ہی سے میری تمام امیدیں وابستہ ہیں۔ یا اللہ! تو ان تمام چیزوں کے لیے کافی ہو جا جن کا مجھے غم ہے اور جن کی طرف میری توجہ نہیں اور جن چیزوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ یا اللہ! مجھے تقویٰ کی دولت عطا فرما اور میرے تمام گناہوں کو معاف فرما اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے خیر کی طرف متوجہ رکھ۔

گھر سے نکلتے وقت حضور ﷺ کی دعائیں

4- بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. (ابو داؤد)

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے نکلتا ہوں۔ برائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی سے ملتی ہے۔

5- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ اَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْھَلَ أَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ. (ابو داؤد)

یا اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں گمراہ ہونے سے یا گمراہ کیے جانے سے اور پھسلنے سے یا پھسلا دیئے جانے سے اور ظلم کرنے سے یا ظلم کیے جانے سے اور اس

بات سے کہ میں جہالت کا برتاؤ کروں یا میرے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔

6- آمَنْتُ بِاللّٰهِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (مسند احمد)

میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ کا سہارا لیا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ بُرائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی طاقت اللہ سے ہی ملتی ہے۔

گھر والوں سے رخصت ہوتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

7- اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهٗ. (الاذكار النووية للنووی)

میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں جس

کے حوالہ کی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

محرم کو رخصت کرنے کی دعاء

8- زَوَّدَکَ اللّٰهُ التَّقْویٰ وَوَجَّهَکَ فِی الْخَیْرِ وَکَفَاکَ الْهَمَّ. (الاذکار النوویة للنووی)

اللہ تمہیں تقویٰ کی دولت سے مالا مال فرمائے اور تمہاری توجہ بھلائی کے کاموں کی طرف رکھے اور مشکلات میں تمہارے کے لیے کافی ہو جائے۔

سواری پر سوار ہونے کی دعاء

جب سواری پر پہلا قدم رکھیں تو "بِسْمِ اللّٰهِ" تین بار پڑھیں۔ جب سواری پر بیٹھ جائیں تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہیں اور یہ دعاء پڑھیں:

9- سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

(الاذکار النوویة للنووی)

پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کے پاس لوٹ کر جائیں گے۔

اس کے بعد ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' تین بار پڑھیں۔

پھر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' تین بار پڑھیں۔

پھر یہ دعاء پڑھیں:

10- سُبْحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ إِنِّی قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. (مسند احمد)

(یا اللہ!) تو پاک ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں

بے شک میں نے (گناہ کرکے) اپنے اوپر ظلم کیا، تو مجھے معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں۔

اس دعاء کے بعد حضور ﷺ اور حضرت علیؓ سے مسکرانا بھی منقول ہے۔

سواری پر بیٹھنے کے بعد حضور ﷺ کی دعاء

11- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِیْ

الْمَالِ وَ الْاَهْلِ.(الاذكار النووية للنووی)

یا اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، پرہیز گاری اور پسندیدہ اعمال کرنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ یا اللہ! ہمارے اس سفر میں آسانی فرما اور اس کی دوری کو کم فرما۔ یا اللہ! سفر میں تو ہمارا ساتھی اور گھر بار میں ہمارا قائم مقام ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور پریشان کن منظر اور واپسی میں مال اور گھر والوں کی بُری حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔

بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہوتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

12- بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَّمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ

جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ.

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

کشتی کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام سے ہے، یقیناً میرا رب بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی اس طرح عظمت نہ کی جیسی کرنی چاہیے تھی اور ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ ان کے شرک سے پاک و برتر ہے۔

جب سواری کو ٹھوکر لگے یا پھسل جائے تو ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھیں۔

(عمل الیوم واللیلہ لابن السنی)

سفر کی حالت میں رات کے وقت قیام کی دعاء

13- يَا اَرْضُ! رَبِّىْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِيْ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ. (ابو داؤد)

اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں (اسی) اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیرے شر سے اور تیرے اندر کی چیزوں کے شر سے اور تیرے اندر پیدا کی ہوئی مخلوق کے شر سے اور تیرے اوپر چلنے والے جانوروں کے شر سے اور میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیر اور کالے ناگ سے اور سانپ اور بچھو سے اور شہر کے باسیوں کے شر سے اور ہر باپ اور اس

کے بیٹے کے شر سے۔

سفر کی حالت میں سحری کے وقت حضور ﷺ کی دعاء

14- سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ. (مسلم)

اللہ کی تعریف اور اللہ کا ہم پر فضل وانعام ہر سننے والے نے سن لیا۔ اے ہمارے رب! تو ہمارا ساتھی بن جا اور ہم پر فضل فرما اس طور پر کہ ہمیں جہنم کی آگ سے پناہ دے۔

بلندی پر چڑھتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

بلند جگہ چڑھتے وقت ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' اور

15-اَللّٰهُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ. (مجمع الزوائد)

یا اللہ! ہر بلند سے بلند تر تو ہے اور ہر حال میں تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں

اور بلندی سے اترتے وقت ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' پڑھیں۔ (بخاری)

سفر میں راحت، اطمینان اور سکون ملنے کی دعاء

16- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَا أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُO وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ. وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ. وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. اِلٰهِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
(ہر سورت "بِسۡمِ اللّٰہِ" سے شروع کی جائے اور تمام سورتیں پڑھنے کے بعد آخر میں ایک مرتبہ اور "بِسۡمِ اللّٰہِ" پڑھی جائے، اس طرح پانچ سورتوں کے ساتھ "بِسۡمِ اللّٰہِ" چھ مرتبہ ہوجائے گی۔
(مسند ابو یعلیٰ الموصلی)

کسی مقام پر اترتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

17- أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

(ترمذی)

میں تمام مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں۔

کسی شہر، بستی وغیرہ میں داخل ہوتے وقت حضور ﷺ کی دعائیں

18- اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا. (السنن الکبری للبیھقی)

اے اللہ! اے سات آسمانوں اور آسمان کے نیچے والوں کے رب! اے سات زمینوں اور زمین کے اوپر والوں کے رب! اے شیاطین اور شیاطین کے گمراہوں کے رب! اے ہواؤں اور ہواؤں کی اڑائی ہوئی چیزوں

کے رب! ہم تجھ سے اس بستی کی اور اس کے رہنے والوں کی خیر و برکت مانگتے ہیں اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بستی کے شر سے اور اس کے رہنے والوں کے شر سے اور جو چیزیں اس بستی کے اندر ہیں ان کے شر سے۔

19- اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا. (تین مرتبہ)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰیٓ أَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ أَھْلِھَا اِلَیْنَا.

(المعجم الاوسط للطبرانی)

یا اللہ! ہمیں اس شہر میں برکت عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں اس شہر کے منافع عطا فرما اور ہمیں اس شہر والوں کا محبوب بنا اور اس شہر کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنا۔

باب:3

احرام کی تیاری

اگر آپ نے پہلے مکہ مکرمہ جانا ہے تو اپنے ملک کے ہوائی اڈے پر آپ نے احرام کی تیاری کرنی ہے اور اگر آپ پہلے مدینہ منورہ جائیں گے تو احرام کی تیاری آپ اس وقت کریں گے جب آپ مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف جانے لگیں۔

ہوائی اڈے جانے سے قبل سر کی حجامت بنوا لیجئے بغل اور زیر ناف بال دور کر لیجئے۔

احرام کی تیاری میں آپ سلے ہوئے کپڑے اتار

دیجئے، غسل کر لیجئے اگر دشواری ہو تو صرف وضو کر لیں۔(1) جسم یا سر پر چاہیں تو خوشبو لگا لیجئے(2) اور پھر دو سفید چادریں لے لیجئے۔ ایک کو تہبند کے طور پر باندھ لیجئے اور دوسری کو اپنے اوپر کے دھڑ پر ڈال لیجئے۔ پھر ٹوپی اوڑھ کر مکروہ وقت نہ ہو تو دو نفل پڑھئے اور دعاء مانگئے۔(3)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْكَعُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ (احرام باندھنے کے وقت) ذوالحلیفہ میں دو رکعت (نفل) پڑھتے تھے۔

اس کے بعد ٹوپی بھی اتار دیجئے۔

خواتین کو بھی احرام کی تیاری اسی طرح کرنی ہے
البتہ وہ سلے ہوئے کپڑے پہنیں اور سر کو بھی ڈھانپ
کر رکھیں اور مہکتی خوشبو نہ لگائیں۔ جو خواتین حیض
سے ہوں ان کو بھی احرام باندھنا ہے اور احرام کیلئے
ان کا غسل کرنا مستحب ہے۔(4) لیکن حیض والی عورتیں
نماز نہیں پڑھیں گی۔

مرد کیسی جوتی پہنیں؟

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جوتیاں عام طور سے
ایسی ہوتی تھیں جیسی آجکل کی قینچی چپل۔ ان چپلوں
میں پشت پا کی یعنی پیر کی اوپر والی ابھری ہوئی ہڈی
کھلی رہتی ہے۔ ایک حدیث میں یہ فرمایا کہ اگر کسی

کے پاس چپل نہ ہوں اور صرف چمڑے کے موزے ہی پہنے ہوئے ہو تو وہ ان کو (سب اطراف سے) پشت پا کی ہڈی کے نیچے نیچے سے کاٹ لے۔ (احمد)

اس حدیث میں بتادیا کہ اصل چیز یہ ہے کہ پشت پا کی ہڈی بہر حال کھلی رہنی چاہئے خواہ کوئی جوتی پہنے ہوئے ہو یا چمڑے کا موزہ پہنے ہوئے ہو۔

اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ ایڑی کی طرف سے اور پیروں کی اطراف سے جوتی کہاں تک اوپر ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جوتی دیگر جانبوں سے ٹخنوں سے نیچے نیچے رہنی چاہیے۔

احرام باندھنے کیلئے آپ کو دو کام کرنے ہوں گے

1- **نیت کرنا:** احرام کی نیت کا دل سے ہونا ضروری ہے اور زبان سے نیت کا کہنا ضروری نہیں لیکن اگر اس سے دل کی نیت بھی بنتی ہے اور مضبوطی ہوتی ہے تو زبان سے کہنا بہتر ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک فرشتے نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ آپ یوں کہئے عُمْرَةٌ فِیْ حَجَّةٍ (حج میں عمرہ بھی ہے) اور ظاہر ہے کہ یہ کہنا بطور نیت کے تھا۔

2- **زبان سے تلبیہ کہنا**

تلبیہ کے الفاظ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ (مسلم)

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریف اور تمام نعمت و احسان تیرا ہے اور سلطنت بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

تلبیہ کے الفاظ میں یہ اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

لَبَّیکَ وَسَعْدَیکَ وَالخَیرُ بِیَدیکَ وَالعَمَلُ.

تلبیہ کے بعد یہ دعاء پڑھیں

19- اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسئَلُکَ غُفرانکَ وَ رِضوانکَ اَللّٰھُمَّ اَعتِقنِیْ مِنَ النَّارِ. (حصن حصین)

اے اللہ میں تجھ سے تیری بخشش اور تیری رضا کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ مجھ کو جہنم کی آگ سے بچادے۔

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھنا اور دعاء کرنا مستحب ہے۔(دار قطنی)

احرام کے لئے تلبیہ کس وقت کہیں؟

بہتر یہ ہے کہ نفل پڑھ کر اسی مجلس میں تلبیہ کہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ آپ چاہیں تو جہاز میں بیٹھ کر بھی کہہ سکتے ہیں اور پرواز کر جانے کے بعد بھی کہہ سکتے ہیں البتہ میقات یعنی یلملم کے مقام کے آنے سے پہلے بہرحال آپ کو تلبیہ کہنا ہوگا۔(5)

نوٹ: تلبیہ کہہ کر اب آپ نے احرام باندھ لیا۔ آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ سلے ہوئے کپڑے اتار کر سفید چادریں اوڑھنے کو احرام باندھنا کہتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ احرام کا

مطلب ہے حرام کرنا۔ آدمی جس وقت حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ کہتا ہے تو اس پر چند مباح اور حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے تلبیہ کہنے کو احرام باندھنا کہتے ہیں۔ سفید چادریں تو اصل میں احرام کی چادریں ہیں خود احرام نہیں۔ ہاں ہم مجازاً ان کو احرام کہہ دیتے ہیں۔

باب:4

احرام باندھنے کے بعد اب آپ کیا کریں

احرام باندھنے کے بعد آپ کو دو کام کرنے ہیں۔

پہلا کام: تلبیہ کو بار بار کہنا

(i) مختلف حالات میں مثلاً صبح شام، اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آنے کے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، لوگوں سے رخصت ہوتے وقت، سو کر اٹھتے وقت، سوار ہونے کے وقت، سواری سے اترتے ہوئے، بلندی پر چڑھتے وقت، نشیب میں اترتے ہوئے تلبیہ پڑھنا مستحب مؤکد ہے یعنی اور مستحبات کے مقابلہ میں

اس کی زیادہ تاکید ہے۔(6)

(ii) فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہئے۔(7)

(iii) تلبیہ میں آواز بلند کرنا مسنون ہے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ جس سے اپنے آپ کو یا نمازیوں اور سونے والوں کو تکلیف ہو۔(8)

(iv) عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے۔ صرف اس قدر آواز سے پڑھے کہ خود سن لے۔(9)

تلبیہ کہنے کی فضیلت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍأَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ

الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا. (ترمذی و ابن ماجه)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کی انتہا تک سب پتھر اور درخت اور ڈھیلے بھی تلبیہ کہتے ہیں۔

دوسرا کام: احرام کی پابندیاں پوری کرنا

جب تک آپ احرام میں ہیں آپ کو احرام کی پابندیاں پوری کرنا ہوں گی اور اس کے ممنوعات سے بچنا ہوگا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- بیوی سے صحبت کرنا

عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ سے پہلے اگر کوئی بیوی سے صحبت کر بیٹھے تو اس کو ایک دم دینا ہوگا۔ (یعنی ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنی ہوگی)۔[10]

2- بیوی کو شہوت سے چھونا اور اس کا بوسہ لینا وغیرہ۔

ایسی بات سے خواہ انزال ہو یا نہ ہو دم دینا یعنی ایک بھیڑ یا بکری کی قربانی کرنا لازم ہوتی ہے۔(11)

3- مردوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننا(12)

سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے اور اس کی سزا یہ ہے۔

I- حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو

i- 12 گھنٹے یا زائد مدت تک پہنا تو ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنا ہوگی۔ اس کو دم دینا بھی کہتے ہیں۔

ii- 12 گھنٹے سے کم پہنا ہو تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

iii- ایک گھنٹے سے بھی کم پہنا ہو تو گندم کی ایک مٹھی صدقہ کرے۔

II- سلے ہوئے کپڑے پہنے پہنے احرام باندھ لیا یعنی نیت کر کے تلبیہ کہہ لیا تو اس میں بھی مذکورہ بالا تفصیل ہے کہ اگر پہنے ہوئے کپڑے ایک گھنٹے کے اندر اندر اتار دیئے تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے، اس سے زیادہ وقت کے بعد اتارے تو پونے دو کلو گندم صدقہ کرے اور اگر 12 گھنٹے یا زائد گزرنے کے بعد اتارے تو ایک دم دے۔(13)

4- مردوں کو اپنا سر یا چہرہ ڈھانپنا۔(14)

خواہ سردی کے باعث ڈھانپے یا سوتے میں چادر سے ڈھانپے۔

اس ممنوع کام کے ارتکاب پر مندرجہ ذیل حکم آتا ہے۔

i- مرد نے 12 گھنٹے یا اس سے زائد تک اپنا چوتھائی سر یا چوتھائی چہرہ یا اس سے زیادہ ڈھانپا تو ایک دم واجب ہوگا۔

ii- اگر چوتھائی سے کم ڈھانپا ہو خواہ 12 گھنٹے سے زیادہ ہی ڈھانپا ہو۔ یا چوتھائی یا اس سے زیادہ ڈھانپا ہو لیکن 12 گھنٹے سے کم ڈھانپا ہو تو ان دونوں صورتوں میں پونے دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہوگا۔(15)

iii- مرد نے سر بھی ڈھانپا اور چہرہ بھی ڈھانپا تو یہ دو غلطیاں ہوئیں اور اس پر دو جرمانے عائد ہوں گے۔

5- عورت اپنے چہرہ سے کپڑا نہ لگنے دے(16)

حالت احرام میں اگر عورت کے چہرے سے

نقاب لگ جائے مثلاً جب کہ وہ سوئی ہوئی ہو تو اگر 12 گھنٹے یا زائد لگا رہے تو ایک دم واجب ہو گا اور اگر 12 گھنٹے سے کم لگا رہے تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ اور اگر ایک گھنٹہ سے بھی کم لگا رہے تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے۔(17)

6- مردوں کو ایسی جوتی پہننا جس میں پیر کی پشت پر اٹھی ہوئی بیچ کی ہڈی چھپ جائے۔(18)

ممنوع جوتی پہننے کی سزا یہ ہے کہ 12 گھنٹے یا زیادہ پہننے سے دم واجب ہو گا۔ 12 گھنٹے سے کم پہنی ہو تو صدقہ واجب ہو گا۔

7- خوشبو کا استعمال کرنا(19)

خوشبو سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے اچھی بو

آتی ہو اور اس کو خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو اور اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو اور اہل عقل اس کو خوشبو شمار کرتے ہوں ۔ جیسے عطر، پرفیوم اور سینٹ

خوشبو کے استعمال پر سزا کے بارے میں یہ ضابطہ ہے

i- کسی پورے بڑے عضو مثلاً سر، چہرہ، داڑھی، ہتھیلی، ہاتھ، ران پنڈلی وغیرہ پر خوشبو لگائی یا ایک بڑے عضو سے زیادہ پر لگائی تو دم واجب ہے۔

ii- کسی پورے چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی وغیرہ پر لگائی یا بڑے عضو کے پورے سے کم حصہ پر لگائی تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت واجب ہوگی ۔[20]

تنبیہ: عضو کے چھوٹے بڑے ہونے کا

اعتبار اس وقت ہے جب خوشبو تھوڑی ہو یعنی عرف و رواج میں اس کو تھوڑا سمجھا جاتا ہو۔ اور اگر اتنی لگائی جو عرف و رواج میں زیادہ سمجھی جاتی ہو تو عضو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہر حال میں دم واجب ہوگا۔ اگر عرف و رواج نہ ہو تو دیکھنے والا یا لگانے والا اس کو زیادہ سمجھے تو زیادہ ہے اور تھوڑی سمجھے تو تھوڑی ہے۔

مسئلہ: عورت اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے تو دم واجب ہوگا۔

8- سر کے بال کاٹنا[21]

اگر احرام کھولنے کے وقت سے پہلے سر کے بال منڈوائے یا کتروائے یا داڑھی کٹوائے تو دم واجب ہو گا۔ اور اگر چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کو

منڈوایا یا کتروایا تو صدقہ واجب ہوگا۔(22)

9- ناخن کاٹنا(23)

مسئلہ: ایک وقت میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے یا چاروں ہاتھ پاؤں کے، ایک دم واجب ہوگا۔(24)

مسئلہ: ایک وقت میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے پھر دوسرے وقت میں دوسرے ہاتھ کے کاٹے تو دو دم واجب ہوں گے۔(25)

10- خشکی کا شکار کرنا یا شکار میں کسی قسم کی رہنمائی اور مدد کرنا

مسئلہ: جو شخص احرام میں ہو اس کو ایسے شکاری کی شکار میں مدد کرنا جو احرام میں نہ ہو منع ہے اور شکار کے جانور کی طرف رہنمائی کرنا بھی منع ہے۔(26)

اس ممنوع کام کے ارتکاب کی سزا یہ ہے کہ جس جانور کو قتل کیا ہے دو معتبر ماہر آدمی اس کی قیمت لگائیں۔ پھر شکاری کو اختیار ہو گا کہ خواہ اس قیمت کا چوپایوں میں سے یعنی اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری میں سے جو جانور ملے اس کو خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کرے اور خواہ اس کی قیمت کی گندم خرید کر فی کس پونے دو کلو گندم کے حساب سے مسکینوں میں تقسیم کر دے اور خواہ اس غلہ کے برابر روزے رکھے یعنی ہر پونے دو کلو گندم کے مقابلہ میں ایک روزہ رکھے۔(27)

اونٹ گائے بکری وغیرہ پالتو جانوروں کے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شرعی عذر سے احرام کے ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر جزا

احرام کے ممنوعات کے ارتکاب پر جوسزائیں اوپر لکھی گئیں وہ اس وقت ہیں جب ان کو کسی شرعی عذر کے بغیر کیا گیا ہو۔ اور اگر کسی شرعی عذر سے کیا گیا ہوتو دم واجب ہونے کی صورت میں آدمی کو بجائے دو کے تین اختیار ہوتے ہیں۔

i- یا تو دم دے

ii- یا تین صاع (ساڑھے دس کلو) گندم چھ مسکینوں کو دے یعنی فی کس پونے دوکلوگندم

iii- یا تین روزے رکھے۔(28)

شرعی عذر مندرجہ ذیل ہیں:

1-ہر قسم کا بخار 2- سخت سردی

3-سخت گرمی 4- پھنسی پھوڑے یا ہتھیار کا زخم

5- پورے سر کا یا آدھے سر کا درد

6- سر میں جوئیں بہت زیادہ ہو جائیں

7- مرض یا سردی میں ہلاک ہونے کا غالب گمان ہونا

باب:5

احرام میں مکروہ اور جائز کام

مکروہ کام

مکروہ کاموں سے وہ کام مراد ہیں جن سے ثواب میں کمی ہوتی ہے۔

بدن کی صفائی حاصل کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنِ الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ (ابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا حاجی کون ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا جس کے بال پراگندہ ہوں اور جس سے پسینہ کی بو آرہی ہو۔

لہٰذا مندرجہ ذیل کام مکروہ ہیں۔

i- بدن سے میل دور کرنا اور سر یا داڑھی یا بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا۔

مسئلہ: اگر کسی نے سادے بے خوشبو کے صابن سے سر یا جسم دھویا تو کچھ سزا نہیں آتی۔

مسئلہ: اگر خوشبو دار صابن مثلاً لکس وغیرہ استعمال کیا تو اس سے صدقہ واجب ہوتا ہے کیونکہ وہ خوشبو دار تو ہے لیکن خود خوشبو نہیں ہے۔ البتہ اگر خوشبو دار صابن کئی مرتبہ مل کر سر یا ہاتھ وغیرہ دھویا تو دم واجب ہوگا۔

ii- سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا

2- کوئی ایسا کام کرنا جس سے احرام کے ممنوع کام کے واقع ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً:

i- سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال یا جوں گرنے کا خوف ہو۔ ہاں ایسے آہستہ کھجانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے۔

ii- داڑھی میں خلال کرنا بھی مکروہ ہے۔ اگر کرے تو اس طرح کرے کہ بال نہ ٹوٹیں۔

مسئلہ: اگر وضو کرتے ہوئے یا کنگھی کرتے ہوئے سر یا داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی بھر گندم صدقہ کرے (29) اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی دے اور اگر تین بال سے زائد گرے یا

اکھاڑے تو پونے دو کلو گندم صدقہ دے۔

3- i- تہہ بند کے دونوں کناروں کو آگے سے سینا۔

ii- چادر اور تہبند میں گرہ لگانا یا سوئی اور پن وغیرہ لگانا۔

iii- تہہ بند میں نیفہ جوڑ کر کمر بند (ازار بند) ڈالنا۔

4- ناک اور ٹھوڑی کو کپڑے سے چھپانا۔ البتہ ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔

5- خود خوشبو سونگھنا۔ البتہ اگر خوشبو بلا ارادہ آ جائے تو کچھ حرج نہیں۔

جائز کام

1- ضرورت کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے اور غبار دور کرنے کے لئے سادے ٹھنڈے و گرم پانی سے

غسل کرنا جائز ہے لیکن میل دور نہ کرے۔(30)

2- تہہ بند کے اوپر یا نیچے پیٹی باندھنا۔

3- خوشبو سے خالی سرمہ لگانا، دانت اکھیڑنا، آبلہ پھوڑنا۔

4- سادہ پان جس میں الائچی، لونگ اور خوشبو نہ ہو اس کو کھانا۔

5- سر اور چہرے کے علاوہ باقی سب بدن کو ڈھانپنا مثلاً کان، گردن اور پیروں کو رومال، چادر یا کمبل سے ڈھانپنا۔

6- موذی جانوروں کو مثلاً سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، چیل، مردار خور کوے، چوہے، بھڑ، کھٹمل، مکھی وغیرہ کو مارنا جائز ہے۔(31)

7- چھتری وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔(32)

باب:6

مکہ مکرمہ کو روانگی اور میقات سے گزرنا

احرام کی پابندیوں کا لحاظ کرتے ہوئے اور تلبیہ کی تکرار کرتے ہوئے اب آپ کی منزل مکہ مکرمہ ہے خواہ آپ پاکستان سے سیدھے مکہ مکرمہ جا رہے ہوں یا مدینہ منورہ سے ہو کر مکہ مکرمہ جا رہے ہوں۔ اگر آپ نے ابھی تک احرام نہ باندھا ہو تو آپ کو میقات آنے سے پہلے احرام ضرور باندھ لینا چاہئے۔ میقات کے چار مقامات ہیں۔ اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، اہلِ نجد کے لیے قرنِ منازل اور یمن والوں کے لیے

یلملم ۔[33] پاکستان سے مکہ جانے والے یلملم سے گزرتے ہیں۔

یہ مقامات یہاں رہنے والوں کے لیے اور پرے کے علاقوں کے رہنے والے ان لوگوں کے لیے میقات ہیں جو مکہ مکرمہ جانے کے لیے یہاں سے یا ان کے محاذات سے گزریں۔

(نقشہ: آفاق، حل اور حرم)

•••••

یاد رہے کہ خانہ کعبہ کے ارد گرد کا کچھ علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ پھر حرم اور مذکورہ بالا میقاتوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہے جو حِل کہلاتا ہے۔ جدہ شہر حل کے علاقہ میں واقع ہے۔ حل سے باہر کا علاقہ آفاق کہلاتا ہے۔

مسئلہ: آفاق والوں کے لئے مذکورہ بالا مقامات حج اور عمرہ دونوں کے احرام کے لئے میقات ہیں۔

حل میں رہنے والوں اور میقات پر رہنے والوں کے لئے پورا حل ان کے حج و عمرہ دونوں کے احرام کی میقات ہے۔(34)

مکہ مکرمہ میں رہنے والے خواہ مستقل رہنے والے ہوں یا چند دنوں کے لیے ان کے لئے حج کے احرام

کے لئے میقات حرم ہے [35] اور عمرہ کے لئے حل ہے۔ [36] اور حل میں تنعیم بھی ہے اور جعرانہ بھی ہے۔ جو لوگ حج وعمرہ کے لئے گئے ہوں اور اس سے فارغ ہوکر چند دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے ہوں ان کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ [37]

احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھنا جائز نہیں

آفاق والوں میں سے اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ جانے کی نیت سے احرام کے بغیر کوئی میقات پار کر جائے تو وہ واپس آکر احرام باندھے۔

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَرُدُّ مَنْ جَاوَزَ الْمِيقَاتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ (مسند شافعی)

ابو شعثاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ہر اس شخص کو میقات کی طرف واپس لوٹا دیتے تھے جو احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھتا۔

مسئلہ: اگر کوئی واپس نہ جائے مثلاً کسی نے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ پہنچ کر احرام باندھا اور وہاں سے سیدھا مکہ مکرمہ چلا گیا تو اس پر ایک دم واجب ہو گا۔(38)

مسئلہ: البتہ اگر کسی کے راستے میں دو میقاتیں پڑتی ہوں مثلاً مدینہ منورہ سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور جحفہ، تو اس کو پہلی میقات سے احرام باندھنا افضل ہے۔ اگر دوسری میقات تک احرام کو مؤخر کیا تو یہ بھی جائز ہے اور احرام کو مؤخر کرنے سے دم واجب نہیں ہوگا۔(39)

باب:7

حرم، مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں داخلہ

جدہ سے مسجد حرام تک کل فاصلہ 80 کلومیٹر ہے جب کہ حدود حرم کی ابتداء سے مسجد حرام تک فاصلہ 23 کلومیٹر ہے۔ حدود حرم کے آغاز کی علامت کے طور پر سڑک کے دونوں طرف محراب نما ستون بنے ہوئے ہیں اور بدایة حد الحرم کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

حدود حرم پہنچ کر یوں دعاء کیجئے

20- اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُکَ وَ أَمْنُکَ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَ آمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ

عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ أَوْلِيَائِکَ وَ أَهْلِ طَاعَتِکَ. (کتاب الاذکار للنووی)

اے اللہ یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے پس جہنم کو مجھ پر حرام فرما اور اس دن کے عذاب سے مجھے مامون فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں میں سے بنا۔

اب آپ مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں

جب آپ کی مکہ مکرمہ پر نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ سے یوں مناجات کیجئے۔

21- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِهَا قَرَارًا وَّ ارْزُقْنِیْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا.

اے اللہ میرے لئے مکہ مکرمہ میں ٹھکانا کردے اور اس

میں مجھے حلال روزی دے۔

مکہ مکرمہ میں نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوں اور داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھئے۔

22- اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ وَاَنَا عَبْدُكَ جِئْتُ لِاُؤَدِّىَ فَرْضَكَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسَ رِضَاكَ مُتَّبِعًا لِّاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَضَائِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ اِلَيْكَ الْمُشْفِقِيْنَ مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِيْنَ مِنْ عِقَابِكَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِىَ الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتَحْفَظَنِىْ بِرَحْمَتِكَ وَتُجَاوِزَ عَنِّىْ بِمَغْفِرَتِكَ وَ تُعِيْنَنِىْ عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِكَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اَدْخِلْنِىْ فِيْهَا وَ اَعِذْنِىْ مِنَ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں (یہاں) آیا ہوں تا کہ تیرا فریضہ ادا کروں اور تیری رحمت طلب کروں اور تیری رضا مندی کو تلاش کروں اس حال میں کہ میں تیرے حکم کی پیروی کرنے والا ہوں اور تیرے فیصلہ پر راضی ہوں۔ میں تیری طرف لاچاروں کا سا اور تیرے عذاب سے ڈرنے والوں کا سا اور تیری سزا سے خائف لوگوں کا سا سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ میرا استقبال کر اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرما اور اپنی بخشش سے مجھ سے درگزر کر اور اپنے فریضہ کی ادائیگی پر میری مدد فرما۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کر اور مجھے مردود شیطان سے پناہ میں رکھ۔

تنبیہ: بعض دعائیں اگرچہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں لیکن ان موقعوں پر اللہ تعالیٰ سے کچھ مناجات کرنی اور اپنے فریضہ کی ادائیگی میں مدد مانگنی بہت مناسب ہے۔ بہت سے لوگوں کو تو سمجھ ہی نہیں ہوگی کہ کیا مانگیں۔ نیک لوگوں کی دعائیں اگر ہم بھی اختیار کر لیں تو دین میں اس سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی مسجد حرام میں حاضر ہونا مستحب ہے (40)

لیکن اگر فوراً ممکن نہ ہو سامان کو رکھنا ہو یا تھکان بہت زیادہ ہو تو پہلے اپنا کام اور آرام کر سکتے ہیں۔ بہر حال جتنی جلدی ممکن ہو مسجد حرام میں حاضر ہوں۔

مسجد حرام میں داخلہ

آپ تلبیہ پڑھتے ہوئے انتہائی عاجزی کے ساتھ اور دربار الٰہی کی عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہوں اور پہلے دایاں پاؤں اندر رکھئے اور یہ دعاء پڑھیے۔

23- بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلواۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اور اللہ کے رسول پر اللہ کی رحمت وسلامتی ہو۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد حرام میں داخل ہوکر جب آپ کی نظر بیت اللہ پر پڑے تو تین مرتبہ اَللّٰه اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہئے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء مانگئے:

24- اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّ مَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّ تَكْرِيْمًا وَّ تَعْظِيْمًا وَّبِرًّا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.

اے اللہ اس گھر کی شرافت وعظمت و بزرگی اور ہیبت کو مزید بڑھا دے اور جو اس گھر کا حج اور عمرہ کر کے اس کی شرافت و بزرگی کا اظہار کرے اس کو بھی شرافت و بزرگی اور عظمت اور نیکی میں بڑھا دے۔ اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے تو تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

اب عمرہ شروع کیجئے مگر اس سے قبل عمرے کے چند بنیادی احکامات ذہن میں رکھیے۔

باب:8

عمرے کے کچھ احکام

1- عمرہ کے فرائض

دو ہیں:

(i) احرام

(ii) طواف (41)

2- عمرہ کے واجبات

بھی دو ہیں

(i) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(ii) بال منڈوانا یا کتروانا(42)

3- عمرہ واجب نہیں سنت ہے۔(43)

4- نویں ذوالحجہ سے تیرہویں ذوالحجہ تک عمرہ کرنا جائز نہیں۔(44)

5- مکہ مکرمہ والے اور جو باہر کے لوگ مکہ مکرمہ میں ہوں خواہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں ان کے لیے عمرہ کی میقات حل ہے جس کا ایک مقام تنعیم ہے اور دوسرا مقام جعرانہ ہے۔(45)

باب:9

عمرہ کا طریقہ

پہلے آپ نے عمرہ کا طواف کرنا ہے۔

طواف کی تفصیل

چونکہ آپ نے طواف کے بعد عمرہ کی سعی بھی کرنی ہے اور ضابطہ ہے کہ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف کو شروع کرنے سے پہلے اضطباع بھی کیا جائے اس لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ اضطباع کریں یعنی اوپر کی چادر کو دائیں کندھے پر نہ رکھیں بلکہ دائیں بغل میں سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ دائیں کندھے کو کھلا رکھیں۔ اضطباع کو پورے سات

چکروں میں باقی رکھیں۔ (46)

تنبیہ: طواف کی جگہ: بیت اللہ کے چاروں طرف مسجد حرام کے اندر اندر ہے اگرچہ اوپر کی منزل پر یا چھت پر ہو لیکن مسجد سے باہر طواف کی جگہ نہیں ہے۔ (47)

تنبیہ: عورتوں کے لیے طواف کا علیحدہ وقت نہیں ہوتا البتہ عورتیں اور مرد ایک دوسرے میں گھسنے سے بچیں۔ (48)

طواف کو شروع کرنے سے پہلے طواف سے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کو اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیجئے

طواف کے واجبات

1- ستر چھپا ہوا ہو۔ (49)

2- طہارت ہو حدث اصغر سے بھی اور حدث اکبر سے بھی یعنی جنابت وحیض وغیرہ سے بھی پاک ہو اور باوضو بھی ہو۔(50)

3- جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کو پیادہ طواف کرنا(51)

4- طواف اس طرح کرنا کہ حجر اسود کے بعد بیت اللہ کا دروازہ آئے پھر حطیم آئے پھر رکن یمانی آئے۔(52)

5- حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا(53)

یعنی طواف کرتے ہوئے حطیم کی دیوار کے باہر رہیں۔

تنبیہ: ان واجبات میں سے بلا وجہ کسی کو ترک کرنے سے دم لازم ہوتا ہے۔

طواف کی سنتیں

1- حجر اسود کا استلام کرنا۔[54]

2- حجر اسود سے ابتدا کرنا۔[55]

3- ابتدائے طواف میں حجر اسود کی طرف رخ کرنا۔[56]

4- تمام چکر پے در پے لگانا۔[57]

5- بدن اور کپڑوں کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔[58]

6- طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو اضطباع اور رمل کرنا۔[59]

تنبیہ: ان سنتوں کو بلاوجہ ترک کرنے سے گناہ ہوتا ہے لیکن دم نہیں آتا۔

طواف کے مباحات

1- کلام کرنا، سلام کرنا، چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا، شرعی مسائل دریافت کرنا اور بتانا، کسی سے کچھ بات کرنا۔(60)

2- کچھ کھانا پینا(61)

3- کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر یا پہیوں والی کرسی (Wheel Chair) پر بیٹھ کر طواف کرنا۔(62)

4- آہستہ سے یعنی دل دل میں قرآن پڑھنا۔(63)

طواف کا طریقہ

طواف شروع کرنے کے لیے آپ حجر اسود کے بالکل سامنے اس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیے اور تلبیہ کہنا بند کر دیجیے۔(64)

پھر دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک جیسے کہ نماز شروع کرتے وقت اٹھائے جاتے ہیں اٹھایئے اور حضرت علیؓ سے منقول دعاء پڑھیے:

25- بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے رسول پر درود وسلام ہو۔ اے اللہ میں طواف کرتا ہوں تجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے۔

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ کر حجر اسود پر آیئے اور اس کا استلام کیجئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے دونوں

ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے بیچ میں رکھ کر آہستہ سے آواز کے بغیر بوسہ لیجئے اور حجر اسود پر اپنا ماتھا ٹکائیے۔

لیکن یاد رکھئے کہ حجر اسود کو چومنا اس وقت مسنون ہے جب کسی کو تکلیف نہ ہو۔ کسی مسلمان کو سنت پر عمل کی وجہ سے تکلیف دینا حرام ہے اس لئے دھکے دے کر استلام نہ کیجئے۔

بلکہ ایسے وقت اگر ہو سکے تو صرف اپنے دونوں ہاتھ حجر اسود کو لگائیے اور ہاتھوں کو چوم لیجئے۔ اگر صرف ایک ہاتھ لگا سکیں تو دایاں ہاتھ لگائیے، اور اگر ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو کسی چھڑی سے حجر اسود کو چھوئیے اور اس کو بوسہ دیجئے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اپنے دونوں ہاتھ

سامنے کر کے اپنے کانوں تک اونچے اٹھا کر دونوں ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اس طرح کیجئے کہ ہتھیلیوں کی پشت آپ کے چہرے کی طرف رہے اور یہ خیال کیجئے کہ آپ کی ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھی ہیں اور تکبیر و تہلیل کیجئے (یعنی اللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیے) اور ہتھیلیوں کو بوسہ دیجئے۔

حجر اسود کا استلام یا بوسہ دیتے وقت حضرت عمرؓ کی دعاء

26- بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا اللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ وَاللّٰاتِ وَالْعُزّٰی وَمَا یُدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ. (اخبار مکة للأزرقی)

اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ ہم اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت دی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے طاغوت (شیطان) اور لات وعزّٰی اور ان تمام معبودوں کا جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا جاتا ہے انکار کیا۔ بے شک میرا مددگار وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہ نیک لوگوں کا مددگار ہے۔

حجر اسود کے استلام سے فارغ ہو کر آپ دائیں کو مڑ جائیں اور بیت اللہ کے گرد چکر لگانا شروع کیجئے اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلئے۔

لیکن یاد رکھئے کہ ابھی آپ نے طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہے اس لیے آپ کو پہلے تین چکروں

میں رمل کرنا ہے یعنی اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھ کر چلئے۔ باقی چار چکروں میں رمل نہیں کرنا ان میں اپنی عام چال سے چلئے۔(65) لیکن عورتیں رمل نہ کریں۔(66)

بیت اللہ کا چکر لگاتے ہوئے

(1) ایک تو اس بات کا خیال رہے کہ بیت اللہ مسلسل آپ کے بائیں طرف رہے۔ ترچھے ہو کر اس طرح سے چلنا کہ بیت اللہ آپ کے سامنے یا آپ کی پشت کی طرف ہو جائے بائیں ہاتھ کو نہ رہے صحیح نہیں اور جتنے قدم آپ ایسے چلے ہوں گے اتنے قدم واپس پلٹ کر دوبارہ صحیح طریقے سے چلئے۔(67)

(2) دوسرے اس بات کا اہتمام کیجئے کہ طواف حطیم کے باہر باہر کریں اس کے اندر سے گزر کر نہ کریں۔(68)

حطیم نصف دائرہ کی وہ دیوار ہے جو خانہ کعبہ کی ایک جانب میں کچھ فاصلہ پر بنی ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حطیم کا حصہ درحقیقت بیت اللہ کا حصہ ہے جو دور نبوت سے پہلے جب قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حلال مال کم ہونے کی وجہ سے اس کی تعمیر مکمل نہ کر سکے اور حطیم کا حصہ باہر چھوڑ دیا۔(69)

طواف کے دوران آپ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول یہ ذکر کرتے رہیئے

27- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

طواف کے دوران حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعاء

28- اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعِیَتِکَ وَطَوَاعِیَۃِ رَسُوْلِکَ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَائِکَتَکَ وَیُحِبُّ رُسُلَکَ وَیُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی مَلَائِکَتِکَ وَاِلٰی رُسُلِکَ وَاِلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لِلْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِی الْعُسْرٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْآخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّۃِ الْمُتَّقِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، اَللّٰھُمَّ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْنِیْ مِنْہُ وَلَا تَنْزِعْہُ مِنِّیْ حَتّٰی

تَقْبِضَنِیْ وَاَنَا عَلَیْهِ. (کنز العمال)

یا اللہ! اپنے دین، اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ یا اللہ! مجھے اپنی حدود کی نافرمانی سے بچا۔ یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، تیرے ملائکہ سے محبت کرتے ہیں، تیرے رسولوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اپنا، اپنے فرشتوں، اپنے پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔ یا اللہ! میرے لیے آسانی میسر فرما اور مشکل سے مجھے دور رکھ اور آخرت و دنیا میں میری مغفرت فرما۔ اور مجھے نیک پرہیز گار لوگوں کے پیشواؤں میں سے بنا دے۔ یا اللہ! تو نے کہا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور تو اپنے

وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے
مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ تو اب مجھے اس سے دور نہ کر
اور نہ ہی اسے مجھ سے دور کر یہاں تک کہ مجھے موت
آئے تو میں اسی پر مروں۔

میزاب رحمت کے پاس سے گذرتے وقت حضور ﷺ کی دعاء

29- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ.(اخبار مکۃ للازرقی)

یا اللہ! میں تجھ سے موت کے وقت راحت کا اور
حساب کے وقت درگذر کا سوال کرتا ہوں۔

جب آپ بیت اللہ کے آخری یعنی چوتھے کونے پر
پہنچیں جس کو رکن یمانی کہتے ہیں تو اس کا استلام
کیجیے۔(70) اس کے استلام میں اس کو صرف دونوں ہاتھ

یا دایاں ہاتھ لگائیے۔ اس کا نہ بوسہ لینا ہے اور نہ ہی اس پر اپنا ماتھا ٹکانا ہے۔ اگر رش کی وجہ سے ہاتھ نہیں لگا سکتے تو اس کا استلام ہاتھ کے اشارے سے نہیں ہے۔

درمیان کے دو کونوں کا استلام نہیں ہے۔(71)

رکن یمانی سے آگے حجر اسود والے کونے کی طرف جاتے ہوئے حضور ﷺ کی دعائیں

30- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (ابن ماجه)

یا اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں درگذر اور عافیت مانگتا ہوں۔ یارب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے

عذاب سے بچا۔

31- اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡکُفۡرِ وَالۡفَقۡرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفِ الۡخِزۡیِ فِیۡ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِیۡ الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (اخبار مکة للفاکهی)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں۔ یا اللہ! میں کفر، محتاجی، ذلت اور دنیا و آخرت میں رسوائی کی جگہوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ یا رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

32- اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ

اے اللہ جو روزی تو نے مجھے عطا کی ہے اس پر مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت بھی دے اور جو میری نظروں سے غائب ہیں (یعنی میرے اہل و عیال) ان پر تو میرا بھلائی کا قائم مقام بن جا (یعنی میرے پیچھے ان کی حفاظت فرما۔)

33- اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَأَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ. أَسْأَلُکَ اِیْمَاناً یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْناً صَادِقاً حَتّٰی أَعْلَمَ أَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَارْضِنِیْ بِقَضَائِکَ. (کنز العمال)

یا اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، لہٰذا میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورت کو جانتا ہے، لہٰذا میرا مطلوب مجھے عطا فرما اور جو کچھ میرے پاس ہے تو جانتا ہے، لہٰذا میرے گناہوں کو بخش دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں رچ جائے اور وہ سچا یقین (مانگتا ہوں) کہ میں خوب جان لوں کہ تو نے میرے مقدر میں جو لکھ دیا ہے وہی مجھ کو پیش آسکتا ہے اور مجھے اپنے فیصلہ پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔

حضرت عمرؓ سے منقول یہ بھی پڑھیے

34- لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا

کوئی شریک نہیں۔سب ملک اسی کا ہے اورسب تعریف
اسی کی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر آخر میں جب حجر اسود پر پہنچیں تو اس کی طرف رخ کر کے اس کا اسی طرح استلام کیجئے جیسا پہلی مرتبہ کیا تھا لیکن جیسے نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں ویسے کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیے وہ صرف پہلی مرتبہ اٹھائے جاتے ہیں۔(72)

یہاں تک آپ کا ایک چکر پورا ہو گیا۔ اسی طرح سات چکر پورے کیجئے اور ساتویں چکر کے بعد آٹھویں مرتبہ استلام کرلیں تو آپ کا طواف پورا ہو گیا۔

طواف پورا کر لینے کے بعد اب آپ مقام ابراہیم کے پاس آئیے اور یہ آیت پڑھئے وَاتَّخِذُوْا مِنْ

مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

اور اس کے پیچھے آ کر دو رکعت پڑھئے۔ یہ رکعتیں پڑھنا واجب ہے۔ اگر مقام ابراہیم کے پیچھے جگہ نہ ملے تو ان کو کسی دوسری جگہ بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔(73)

تنبیہ1-: فجر اور عصر کی نماز کے بعد سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے قضا نماز اور سجدہ تلاوت وغیرہ کر سکتے ہیں لیکن طواف کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رکعتیں اصل کے اعتبار سے نفل ہیں اگرچہ ان کو چھوڑنے کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ان کا پڑھنا واجب ہے جیسے کوئی شخص نذر مان لے کہ وہ کام ہونے پر دو رکعت پڑھے گا یا دو رکعت نفل پڑھے گا۔ تو یہ اصل میں دو نفل ہوتے

ہیں لیکن نذر کی وجہ سے ان کا پڑھنا واجب ہوتا ہے اور یہ عصر کے بعد یا فجر کے بعد نہیں پڑھے جا سکتے۔ لہٰذا انہیں بعد میں پڑھ لیں۔(74)

تنبیہ 2: کسی عذر مثلاً یہ کہ جماعت کھڑی ہو جائے یا نماز جنازہ شروع ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے تو جہاں سے طواف کو چھوڑا وہیں سے دوبارہ شروع کر کے آپ طواف کو مکمل کر سکتے ہیں۔(75)

آپ کا طواف پورا ہوا۔ دو نفل پڑھنے کے بعد زمزم کے کنویں پر یا زمزم کی جگہ پر آب زمزم خوب پیجیے اور دعاء مانگئے۔(76)

پھر وہاں سے اگر رش نہ ہو تو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان دیوار (اس کو ملتزم کہتے ہیں) پر آ کر اس سے لپٹ کر دعاء مانگئے۔

ملتزم پر حضور ﷺ کی دعاء

35- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ ثَوَابَ الشَّاکِرِیْنَ وَنُزُلَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِیِّیْنَ وَیَقِیْنَ الصَّادِقِیْنَ وَخَلَّةَ الْمُتَّقِیْنَ وَاِخْبَاتَ الْمُوْقِنِیْنَ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ عَلٰی ذٰلِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

(کنز العمال)

یا اللہ! میں تجھ سے شکر کرنے والوں کے ثواب اور مقرب بندوں کی طرح مہمان نوازی اور انبیاء کی رفاقت اور سچوں جیسے یقین اور متقی لوگوں کے اخلاق اور یقین والوں کی تسلیم ورضا مانگتا ہوں یہاں تک کہ تو اسی پر مجھے موت دے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

سعی کی تفصیل

اب آپ نے عمرہ کے لیے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے جو صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقے پر سات چکر لگانے کو کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ:

1- سعی کرنا واجب ہے۔(77)

2- سعی طواف کے متصل بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے۔ اگر آپ کسی عذر یا تھکان کی وجہ سے طواف کے فوراً بعد نہ کر سکیں تو مضائقہ نہیں۔ البتہ بغیر عذر کے تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(78)

3- عمرہ کرتے ہوئے طواف کے بعد لیکن سعی سے پہلے بیوی سے صحبت کرنا جائز نہیں۔(79)

4- سعی کے لیے طہارت شرط نہیں ہے یعنی نہ وضو ہونا

شرط ہے اور نہ ہی جنابت وحیض سے پاک ہونا
شرط ہے۔ البتہ طہارت مستحب ہے۔(80)

5- سعی کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا
واجب ہے۔(81)

6- اگر سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے یا
نماز جنازہ ہونے لگے تو آپ سعی کو چھوڑ کر نماز
میں شریک ہو جائیے اور باقی پھیرے بعد میں
پورے کیجئے۔(82)

بلا عذر سوار ہو کر سعی کرنے سے دم واجب ہوتا
ہے۔(83)

سعی کا طریقہ

سب سے پہلے ایک دفعہ پھر حجر اسود کا اسی طرح

استلام کیجئے جس طرح آپ نے طواف میں کیا تھا۔ اس کے بعد باب الصفا سے مسجد سے باہر نکلئے اور صفا کی طرف جائیے۔

تنبیہ: صفا ومروہ کے درمیان سعی کی جگہ مسجد سے باہر کا حصہ ہے۔

صفا کے قریب پہنچ کر یہ پڑھئے

36- اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.

میں اسی صفا سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے اس آیت کو شروع کیا ہے۔ بلا شبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔

اور صفا پر چند قدم چڑھئے بالکل اوپر تک نہ چڑھئے

پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور دعاء میں جیسے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں ویسے اٹھا کر تین مرتبہ 37-لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہئے اور یہ کلمات کہیے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. (حصن حصین)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے اس نے اپنے وعدے کو پورا کر دیا (اور مکہ فتح کرا دیا) اور اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور تن تنہا کافروں کے لشکر کو شکست دی۔

صفا پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعائیں

38- اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّکَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ.

(السنن الکبریٰ للبیھقی)

یا اللہ! مجھے اپنے نبی ﷺ کے طریقے پر زندہ رکھ اور آپ ﷺ کے دین پر مجھے موت عطا فرما اور گمراہ کن فتنوں سے مجھے بچا۔

39- اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ

كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْإِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزَعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَأَنَا مُسْلِمٌ. (حصن حصين)

اے اللہ! بے شک تو نے ارشاد فرمایا ہے مجھ سے دعاء مانگو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اسی طرح مجھے اس سے محروم بھی نہ کرنا یہاں تک کہ تو مجھے اسلام پر ہی اٹھالے۔

40 -اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ بِدِيْنِكَ وَطَوَاعِيَتِكَ وَطَوَاعِيَةِ رَسُوْلِكَ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ حُدُوْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يُّحِبُّكَ وَيُحِبُّ مَلَائِكَتَكَ وَيُحِبُّ رُسُلَكَ وَيُحِبُّ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْنِيْ اِلَيْكَ وَاِلٰى مَلَائِكَتِكَ وَاِلٰى رُسُلِكَ وَاِلٰى عِبَادِكَ

الصَّالِحِينَ، اَللّٰهُمَّ يَسِّرْنِيْ لِلْيُسْرٰى وَجَنِّبْنِيْ الْعُسْرٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِيْ الْآخِرَةِ وَ الْأُوْلٰى وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، اَللّٰهُمَّ اِذْ هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْنِيْ مِنْهُ وَلَا تَنْزِعْهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَقْبِضَنِيْ وَاَنَا عَلَيْهِ. (كنز العمال)

یا اللہ! اپنے دین، اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ یا اللہ! مجھے اپنی حدود کی نافرمانی سے بچا۔ یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، تیرے ملائکہ سے محبت کرتے ہیں، تیرے رسولوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے

اپنا، اپنے فرشتوں، اپنے پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔ یا اللہ! میرے لیے آسانی میسر فرما اور مشکل سے مجھے دور رکھ اور آخرت و دنیا میں میری مغفرت فرما۔ اور مجھے نیک پرہیز گار لوگوں کے پیشواؤں میں سے بنا دے۔ یا اللہ! تو نے کہا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ تو اب مجھے اس سے دور نہ کر اور نہ ہی اسے مجھ سے دور کر یہاں تک کہ مجھے موت آئے تو میں اسی پر مروں۔

پھر لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کو تین مرتبہ کہہ کر صفا سے اتریئے اور مروہ کی جانب چلیئے۔(84) صفا اور مروہ کے درمیان راستے میں دو سبز ستون آتے ہیں ان کے

درمیان دوڑنا ہے۔[85] جب پہلا سبز ستون نو فٹ کے فاصلہ پر رہ جائے تو دوڑ کر چلئے مگر درمیانی رفتار سے دوڑیئے اور عورتیں نہ دوڑیں۔[86] جب آپ دوسرے سبز ستون سے آگے بڑھ جائیں تو دوڑنا بند کر دیجئے اور اپنی عام چال سے چلئے۔

تنبیہ: آج کل سبز ستونوں کے ساتھ سبز روشنیاں لگی ہوئی ہیں۔

اس دوران آپ ذکر و دعاء میں مشغول رہئے۔ حضور ﷺ سے یہ دعاء بھی منقول ہے۔

41 - رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ. (حصن حصین).

اے میرے رب تو مجھے بخش دے اور رحم فرما بے

شک تو ہی سب سے غالب اور سب سے زیادہ کرم والا ہے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعاء

42- رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ. اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِيْ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (کتاب الاذکار للنووی)

یا اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور ان تمام گناہوں سے درگذر فرما جو تیرے علم میں ہیں، تو بڑی عزت و بزرگی والا ہے یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور

دوزخ کے عذاب سے بچا۔

جب آپ مروہ پر پہنچیں تو چند قدم اوپر چڑھ کر کشادہ جگہ پر رک جائیے اور کچھ دائیں طرف کو مائل ہوکر بیت اللہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوجائیے اور صفا کی طرح یہاں پر بھی ذکر اور دعاء میں مشغول ہوں۔ (87)

مروہ پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دعاء

43- اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعِیَتِکَ وَطَوَاعِیَةِ رَسُوْلِکَ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَائِکَتَکَ وَیُحِبُّ رُسُلَکَ وَیُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی

مَلَائِکَتِکَ وَاِلٰی رُسُلِکَ وَاِلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ، اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لِلْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِیْ الْعُسْرٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِیْ الْاٰخِرَۃِ وَ الْاُوْلٰی وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّۃِ الْمُتَّقِیْنَ.

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ: اُدْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، اَللّٰھُمَّ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْنِیْ مِنْہُ وَلَا تَنْزِعْہُ مِنِّیْ حَتّٰی تَقْبِضَنِیْ وَاَنَا عَلَیْہِ. (کنز العمال)

یا اللہ! اپنے دین، اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما۔ یا اللہ! مجھے اپنی حدود کی نافرمانی سے بچا۔ یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، تیرے ملائکہ سے محبت

کرتے ہیں، تیرے رسولوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اپنا، اپنے فرشتوں، اپنے پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دے۔ یا اللہ! میرے لیے آسانی میسر فرما اور مشکل سے مجھے دور رکھ اور آخرت و دنیا میں میری مغفرت فرما۔ اور مجھے نیک پرہیز گار لوگوں کے پیشواؤں میں سے بنا دے۔ یا اللہ! تو نے کہا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔ تو اب مجھے اس سے دور نہ کر اور نہ ہی اسے مجھ سے دور کر یہاں تک کہ مجھے موت آئے تو میں اسی پر مروں۔

یہ آپ کی سعی کا ایک چکر ہو گیا۔

اس کے بعد مروہ سے اتر کر پھر صفا کی طرف چلیئے اور حسب سابق دو سبز ستونوں کے درمیان دوڑ کر چلیئے اور صفا پر چڑھ کر پھر اسی طرح دعاء اور ذکر کیجئے۔ یہ دوسرا چکر ہو گیا۔

اسی طرح سے سات چکر پورے کیجئے۔ ساتواں چکر مروہ پر پورا ہو گا۔

سعی کے سات چکر پورے کرنے کے بعد مسجد حرام میں جا کر مطاف کے کنارے پر دو رکعت نفل پڑھیئے یہ مستحب ہے۔(88)

بال منڈوانا یا کتروانا

آپ نے عمرہ کے تمام افعال پورے کر لئے اور

اب احرام سے نکلنے کے لئے اپنے سر کے بالوں کو منڈوانا یا کتروانا ہے[89]

1- لیکن کتروانے کے مقابلہ میں بال منڈوانا افضل ہے۔[90]

2- عورتوں کو سر کے بال منڈوانا جائز نہیں ۔[91]

تنبیہ: مرد عمرہ سے فارغ ہو کر سر منڈوائے اور اگر بال کتروائے تو کم از کم انگلی کے ایک پورے کے برابر ضرور کاٹے اور سنت یہ ہے کہ سر کے تمام بالوں کو اتنی مقدار میں کاٹے۔ اگر بال چھوٹے ہوں، پورے کے بقدر نہ ہوں تو کتروانا کافی نہیں ہوگا بلکہ سر منڈوانا پڑے گا۔ عورت بھی اپنے بال ایک پورے کے بقدر کاٹے۔[92]

باب:10

عمرہ سے فارغ ہوکر کیا کریں

عمرہ سے فارغ ہوکر اب آپ مکہ مکرمہ میں اپنے عام لباس میں رہیے۔ مسجد حرام میں نمازیں پڑھیے۔(93) اور جس وقت چاہیں نفل طواف کیجئے۔(94) اس دوران اگر آپ مزید عمرے کرنا چاہیں تو تنعیم (مسجد عائشہؓ) یا جعرانہ جا کر احرام باندھ کر عمرہ بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ نویں ذوالحجہ سے تیرھویں ذوالحجہ تک کے پانچ دنوں میں تو عمرہ ممنوع ہے باقی دنوں میں منع نہیں ہے۔(95)

تنعیم (مسجد عائشہ) سے عمرہ

مکہ مکرمہ میں موجود مرد و عورت دونوں عمرہ کے لیے تنعیم جا کر احرام باندھ سکتے ہیں۔ اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کعبہ کو نیچے سے اوپر تک اندر سے باہر خوشبو لگائی، قباطی کپڑے کا نیا غلاف چڑھایا اور فرمایا "جس شخص پر میری اطاعت ضروری ہے (یعنی جس نے میری بیعت کر رکھی ہے) وہ جائے اور تنعیم سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا عمرہ کرے۔

پھر آپ پیدل چلے، لوگ بھی آپ کے ساتھ پیدل چلے یہاں تک کہ سب نے تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔ (تاریخ مکہ ص ۱۴۱ مطبوعہ دارالسلام)

باب: 11

عمرہ سے متعلق عورتوں کے مسائل

1- عورت کیلئے محرم یا شوہر کے بغیر عمرہ کا سفر جائز نہیں ۔(96)

2- عورت عدت میں ہو تو اس کے لیے عمرہ کا سفر جائز نہیں ۔(97)

3- عورت کو احرام کی حالت میں غیر محرموں سے اپنے چہرے کو بھی چھپانا لازم ہے لیکن نقاب چہرے کے ساتھ نہ لگے چہرے سے ہٹ کر رہے ۔(98)

4- عورت رمل نہ کرے ۔(99)

5- عورت تلبیہ کے لئے آواز بلند نہ کرے۔[100]
6- عورتوں کیلئے طواف کا علیحدہ وقت نہ رکھا جائے۔[101]
8- عورت بال کتروائے سر نہ منڈائے۔[102]

عورتوں کے لیے حیض کو مؤخر کرنے والی دوا استعمال کرنا

آجکل اس بات کا رواج عام ہو رہا ہے کہ عورتیں جب حج یا عمرہ کے لیے جاتی ہیں تو یہ سوچ کر کہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت اور طواف کے لیے ملے وہ حیض کو مؤخر کرنے والی دوائیں استعمال کرتی ہیں۔ ایسا کرنا ایک تکلف ہے اور صحابیات نے ایسا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہیں کرسکیں اور حضرت صفیہ

رضی اللہ عنہا کو حیض کی وجہ سے طواف وداع ترک کرنا پڑا۔اس لیے بہتر یہ ہے کہ ان تکلفات میں نہ پڑے لیکن اگر پھر بھی دوا کھالی تو گناہ نہیں ہے۔

اگر حیض کی وجہ سے حج یا عمرہ کے نظم میں فرق پڑے مثلاً یہ اندیشہ ہو کہ روانگی کے وقت حیض شروع ہوں گے اور سیدھے مدینہ منورہ جانا ہے اور مدینہ منورہ کا پورا قیام حیض میں گزر جائے گا یا پہلے مکہ مکرمہ گئے تو حیض کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکے گی اور اسی حالت میں مدینہ منورہ جانا ہوگا تو احرام بہت طویل ہو جائے گا یا صرف عمرہ کے لیے جانا ہے اور صرف ایک ہفتہ کے لگ بھگ ٹھہرنا ہوگا اور جانے آنے کی تاریخ پر اپنا اختیار نہیں اور دوا نہ کھائی تو شاید عمرہ ہی نہ کر سکے تو ایسی حالتوں میں دوا کھانے میں کچھ حرج نہیں۔

باب:12

حائضہ کے لئے عمرہ کے احکام

1- جو عورت حیض میں ہو اس کے احرام باندھنے کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ غسل یا وضو کر کے قبلہ رخ بیٹھ کر نیت کرے اور تلبیہ کہے البتہ احرام کے نفل نہ پڑھے۔(103)

2- عورت کا عمرہ کا پروگرام ہے لیکن ابھی احرام نہیں باندھا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو وہ نہا دھو کر احرام باندھ لے اور تلبیہ پڑھ لے البتہ احرام کے نفل نہ پڑھے۔ پھر انتظار کرے یہاں تک کہ جب پاک

ہو جائے تب عمرہ کرے۔ اگر احرام باندھ چکی تھی
پھر حیض شروع ہوا اس وقت بھی یہ حکم ہے کہ وہ
پاک ہونے کا انتظار کرے اور احرام کی پابندیوں کو
پورا کرتی رہے۔ جب پاک ہو جائے تو نہا دھو کر
عمرہ کرے۔(104)

اگر قیام کے دن تھوڑے ہیں اور واپسی میں تاخیر
نہیں کی جاسکتی تو اگر عورت حیض کی حالت ہی میں عمرہ
کرے گی تو اس کا عمرہ ادا ہو جائے گا اور اس کو توبہ و
استغفار بھی کرنا چاہئے اور دم میں ایک بکری ذبح کرنا
بھی واجب ہے۔(105)

باب 13:

بچے کے عمرہ کے مسائل

1- نابالغ بچے کا عمرہ ہو جاتا ہے اور والدین کو اس پر اجر ملتا ہے۔(106)

2- اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہو تو وہ خود احرام باندھے اور خود عمرہ کے افعال ادا کرے۔(107)

اور اگر بچہ چھوٹا اور ناسمجھ ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے احرام باندھے یعنی بچے کو چادریں پہنا کر اس کی طرف سے خود تلبیہ کہے۔(108)

3- سمجھدار بچہ خود طواف وسعی کرے اور جو خود نہ چل

سکے یا اتنا نہ چل سکے یا بالکل نہ چل سکے تو اس کا ولی اس کو اٹھا کر طواف وسعی کرائے۔(109)

4- اگر بچہ نماز پڑھ سکتا ہے تو طواف کے دو نفل کو وہ خود پڑھے۔اور اگر بچہ خود نہ پڑھ سکے تو کوئی حرج نہیں اس کا ولی اس کی طرف سے نہیں پڑھے گا۔(110)

5- ولی کو چاہیے کہ وہ بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچائے لیکن اگر وہ کسی ممنوع کا ارتکاب کر لے تو اس کی جزا واجب نہیں ہوگی نہ بچے پر اور نہ ولی پر۔

6- بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا لہذا اگر وہ تمام افعال چھوڑ دے یا بعض کو چھوڑ دے تو اس پر کوئی جزا اور قضا واجب نہیں ہوگی۔

باب:14

بیمار کے عمرہ کے مسائل

1- جو شخص احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اس دوران میقات آ گیا تو اس کا کوئی ساتھی اس کی طرف سے تلبیہ کہہ لے۔(111)

2- محرم حالت احرام میں مندرجہ ذیل کام کر سکتا ہے۔

i- اپنا دکھتا ہوا دانت نکلوا سکتا ہے۔(112)

ii- کوئی بھی دوا استعمال کر سکتا ہے جس میں بے پکی خوشبو نہ ہو۔(113)

مسئلہ: اگر خوشبو دار دوا ایک چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی اور پہنچے وغیرہ کے برابر یا اس سے کم جگہ پر لگائی تو صدقہ واجب ہوگا لیکن اگر اس کو دوسری مرتبہ لگایا تو دم واجب ہوگا۔(114) اور اگر زخم بڑے عضو مثلاً سر، پنڈلی، ران، ہاتھ، ہتھیلی وغیرہ یا اس کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر خوشبو دار دوا ایک دفعہ کے لگانے سے ہی دم واجب ہوگا۔(115)

iii- سر پر پٹی باندھنا(116)

مسئلہ: اگر سر میں یا چہرے میں تکلیف کی وجہ سے سر یا چہرے کے چوتھائی حصے یا اس سے زیادہ پر 12 گھنٹے یا زائد پٹی بندھی رہی تو فدیہ دینا ہوگا اور اختیار ہوگا کہ تین روزے رکھے یا لگ بھگ ساڑھے دس کلو گندم چھ

مسکینوں کو دے (فی کس پونے دو کلو) یا ایک بکری کی قربانی کرے۔(117)

مذکورہ بالا صورت میں پٹی اگر 12 گھنٹے سے کم بندھی رہی تو صرف صدقہ واجب ہوگا یعنی پونے دو کلو گندم۔(118)

مسئلہ: اگر سر اور چہرے کے علاوہ بدن کے کسی اور حصے پر پٹی باندھی ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوتا خواہ کتنی ہی بڑی جگہ پر بندھی ہو۔

iv- زیتون اور تل کا خالص تیل جب دوا یا کھانے کے طور پر استعمال کیا جائے تو کچھ فدیہ نہیں آتا۔ اسی طرح اگر اس کو زخم پر یا پاؤں کی پھٹن میں دوا کے طور پر لگایا یا کان میں ٹپکایا یا ناک میں چڑھایا تو

اس پر دم یا صدقہ کچھ واجب نہیں ہوتا۔(119)

v- مہندی کو دوا کے طور پر مثلاً زخموں پر استعمال کرسکتا ہے۔(120)

vi- جوؤں کی کثرت کی وجہ سے یا سر میں زخموں کی وجہ سے سر کے بال منڈ وا سکتا ہے۔ اس صورت میں اسے اختیار ہو گا کہ چاہے دم دے دے یا ساڑھے دس کلو گندم چھ مسکینوں میں صدقہ کر دے یا تین روزے رکھ لے۔(121)

باب:15

نماز کے مسائل

1- ہوائی جہاز میں نماز

عمرہ اور حج کے لئے جاتے ہوئے اکثر ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کا مسئلہ پیش آتا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے (امداد الفتاوی ص 395 ج 1 میں) اس کو جانور پر نماز پڑھنے کے ساتھ ملحق سمجھا ہے اور اس کو جائز بتایا ہے۔ ان کی یہ بات قابل فہم ہے۔ لہٰذا نماز قضا کرنے کے بجائے وقت پر جہاز ہی میں پڑھ لیں۔

اول تو جہاز میں کچھ پانی ہوتا ہے لہٰذا اعضاء کو کم از کم ایک دفعہ دھو کر وضو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ ہوائی جہاز میں پانی جلد ختم ہو جاتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہر شخص اپنے ساتھ کوئی پتلا سا پتھر رکھ لے اور ضرورت پڑنے پر اس پر ہاتھ پھیر کر تیمّم کر لے۔

پھر جہاز میں کچھ جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اور چونکہ عام طور سے جھٹکے بھی نہیں لگتے لہٰذا کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔

جہاز کے عملہ سے قبلہ کا رخ معلوم کر کے قبلہ کی طرف رخ کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی نہ بتائے تو خود غور و فکر کر کے قبلہ کے رخ کا اندازہ کر کے اس طرف کو نماز پڑھیں۔

2- عورتوں کا مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جا کر باجماعت نماز پڑھنا

مسجد حرام میں اور مسجد نبوی میں نماز کی جو فضیلت ہے وہ صرف حج وعمرہ کرنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ مقامی اور غیر مقامی سب لوگوں کے لئے پورے سال میں ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ کے دور کے لوگوں کے لئے بھی تھی۔ لیکن اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد نبوی میں میرے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کا زمانہ تو انتہائی نیکی اور پرہیزگاری کا تھا۔

پھر نبی ﷺ کے بعد جب حالات میں تغیر آیا تو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ تغیر دیکھ کر فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ وہ (بے احتیاطیاں) دیکھ لیتے جو آپ کے بعد عورتوں نے ایجاد کرلی ہیں تو ان کو مسجد (میں حاضری) سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو (مسجد میں حاضری) سے منع کر دیا گیا تھا۔ (مسلم)

لہٰذا عورتیں مکہ مکرمہ میں ہوں یا مدینہ منورہ میں خاص نماز پڑھنے کے لئے نہ نکلیں۔ البتہ طواف یا سلام کے لئے جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو عورتوں کے مخصوص حصہ میں نماز پڑھ سکتی ہیں۔

3- عورتوں کا مردوں کی صف میں کھڑے ہو کر یا ان سے آگے ہو کر باجماعت نماز پڑھنا

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے صف

باندھنے میں مردوں اور عورتوں کے درمیان ترتیب واجب ہے لہٰذا عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مردوں سے پیچھے کھڑی ہوں اور مردوں کو حکم ہے کہ وہ عورتوں کو پیچھے کریں۔

اس لئے عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ مسجد حرام کے اندر یا باہر صحن میں نماز پڑھتے ہوئے نہ مردوں کے ساتھ کھڑی ہوں اور نہ ان سے آگے کھڑی ہوں اور مردوں کو بھی چاہئے کہ اگر عورتیں ساتھ کھڑی ہونے لگیں تو ان کو زبان سے یا اشارہ سے منع کریں۔ اگر عورتیں پھر بھی نہ مانیں تو وہ جانیں، اس سے کم از کم مردوں کی نماز فاسد نہ ہو گی۔ کیونکہ اب حالات اتنے بدل گئے ہیں کہ بڑی اکثریت ان مسائل کو

کچھ اہمیت ہی نہیں دیتی۔ علاوہ ازیں امام شافعی رحمہ اللہ جو کہ اہلسنت کے بڑے مجتہد اور امام ہیں ان کے نزدیک بھی اگرچہ مردوں اور عورتوں کے کھڑے ہونے میں ترتیب واجب ہے لیکن عورت کے مردوں کے ساتھ کھڑے ہونے سے یا مردوں سے آگے کھڑے ہونے سے نہ عورت کی نماز ٹوٹتی ہے اور نہ مردوں کی نماز ٹوٹتی ہے۔

اس لئے ان کے مسائل پر چلنے والے اس معاملہ میں گنجائش سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حج کے موقع پر اور عمرہ کے رش کے موقع پر ہم حنفیوں کو اگر صحن میں پیچھے نماز پڑھنے کو ملے تو یا تو عورتوں کے پیچھے نماز پڑھیں یا پھر جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔ مسجد حرام کی

جماعت کے ساتھ نماز کو چھوڑنا چونکہ بڑی محرومی ہے اس لئے ہم لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کو لے کر عورتوں کے پیچھے ہی نماز پڑھ لیں اور نماز نہ ہونے کا اندیشہ نہ کریں۔ البتہ کوشش کریں کہ نماز کے لئے جلدی پہنچیں تاکہ صحیح جگہ پر نماز پڑھیں اور ہماری عورتوں کو بھی چاہئے کہ اگر ان کو عورتوں کے حصہ میں نماز نہ ملے تو وہ مسجد کے کسی اور حصہ میں یا صحن میں کھڑی نہ ہوں بلکہ یا تو پیچھے جا کر یا اپنے کمرے میں جا کر نماز پڑھیں۔

4- رمضان میں تراویح کے بعد وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا

مسجد حرام اور مسجد نبوی دونوں میں امام عام طور

سے تین وتر دو سلام کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک تین وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اگر امام حنفی مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے وتر کی دو رکعت پڑھ کر تشہد میں بیٹھیں اور پھر تیسری رکعت پر سلام پھیریں تو یہ سب سے اچھی بات ہے۔ ورنہ حنفی مقتدی امام کے پیچھے وتر کی جماعت نہ چھوڑیں اور وتر امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ بعد میں اگر وہ وتر دہرالیں تو اچھی بات ہے لیکن لازمی نہیں۔ امام جب قنوت پڑھے تو ہاتھ باندھ لیں۔

باب:16

شروع رمضان میں مکہ مکرمہ جانے والے یا آخر رمضان میں مکہ مکرمہ سے آنے والے کے لئے روزے کا حکم

مکہ مکرمہ میں پاکستان سے ایک یا دو روز پہلے چاند دکھائی دیتا ہے۔

1- جو شخص رمضان شروع ہونے سے پہلے عمرہ کے لئے جائے پھر عمرہ کر کے رمضان میں عید سے پہلے پاکستان واپس آئے وہ اب پاکستان والوں کے مطابق روزے رکھے اور عید کرے خواہ اس

کے کل اکتیس روزے ہی بن جائیں۔

2- جو شخص رمضان شروع ہونے کے بعد عمرہ کے لئے پاکستان سے مکہ مکرمہ جائے اور وہاں رمضان کے روزے ایک دن پہلے شروع ہو چکے ہوں اور یہ شخص اگر عید کر کے واپس آئے تو یہ شخص مکہ مکرمہ والوں کے ساتھ عید کر لے اور بعد میں ایک روزے کی قضا کرے۔

3- جس شخص نے پورا رمضان سعودیہ میں گزارا اور عید کے دن وہ واپس پاکستان آیا جہاں آخری روزے کا دن ہو تو یہ شخص اگرچہ روزہ سے نہیں ہوگا لیکن اس کو اگر کوئی بہت مجبوری نہ ہو تو روزہ داروں کی طرح بغیر کھائے پیئے دن گزارنا ہوگا۔

4- جو شخص رمضان شروع ہونے کے بعد سعودیہ گیا اور پھر عید ہونے سے پہلے پاکستان واپس آ گیا تو اس کے لئے کوئی خلاف معمول حکم نہیں ہے۔

باب: 17

احصار

عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن یا درندے یا مرض یا حکومتی پابندی کی وجہ سے عمرہ کے ارکان سے رک جانے کو احصار کہتے ہیں۔ جس شخص کو روکا جائے اس کو مُحْصَر کہتے ہیں۔

احصار کی چند وجوہات یہ ہیں:

i- بیماری وغیرہ

ii- دشمن یا مخالف حج وعمرہ کے لئے جانے سے روک دے۔

6ھ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب عمرہ کے لئے احرام باندھ کر چلے لیکن مشرکین مکہ نے ان کو مقام حدیبیہ پر روک دیا اور مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ پھر مسلمانوں اور مشرکوں میں یہ طے پایا کہ مسلمان آئندہ سال آکر عمرہ کریں۔

2- جب کوئی شخص حج سے محصر ہو جائے تو یا تو احصار کے سبب کے زائل ہونے کا انتظار کرے اور اس کے بعد حج کرے اور اگر حج کا وقت نہ رہا ہو تو عمرہ کر کے حلال ہو اور حج اگلے سال کرے۔(122)

3- اگر انتظار کرنا مشکل ہو اور جلد حلال ہونا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ اگر اس نے صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو وہ حرم کی طرف جانے

والے کسی شخص کو دم کی قیمت دے دے یا مکہ و حرم میں موجود کسی شخص کو فون کے ذریعہ سے کہہ دے کہ وہ اس کی طرف سے حرم میں قربانی کر دے اور قربانی کا وقت اور تاریخ طے کر لے۔ جب وہ وقت گزر جائے تو محصر صرف ذبح سے حلال ہو جائے گا۔ بال کتروانے یا منڈوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حج کے احرام سے حلال ہونے کی صورت میں آئندہ سال قضا میں حج اور عمرہ کرے اور اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہوا تھا تو قضا میں صرف ایک عمرہ کرے۔(123)

باب:18

مکہ مکرمہ سے روانگی

عکرمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تحریر میں لکھا دیکھا کہ جب کوئی شخص حج سے فارغ ہوکر بیت اللہ سے رخصت ہونا چاہے تو طواف وداع کے لیے آئے طواف سے فارغ ہوکر ملتزم پر آئے اپنا رخسار اس پر رکھ دے اپنے ہاتھ پھیلا دے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا وِدَاعِیُ بَیُتِکَ فَحَرِّ مُنِیَ و عِیَالِیُ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ خَرَجُتُ اِلَیُکَ بِغَیُرِ مِنَّةٍ عَلَیُکَ اَنُتَ اَخُرَجُتَنِیُ فَاِن کُنُتَ

قَدۡغَفَرۡتَ ذُنُوۡبِیۡ وَ أَصۡلَحۡتَ عُیُوۡبِیۡ وَطَهَّرۡتَ قَلۡبِیۡ وَكَفَیۡتَنِی الۡمُهِمَّ مِنۡ دُنۡیَایَ وَ اٰخِرَتِیۡ فَلَایَنۡقَلِبُ الۡمُنۡقَلِبُوۡنَ اِلَّا لِفَضۡلٍ مِنۡکَ وإن لَمۡ تَكُنۡ فَعَلۡتَ ذٰلِکَ فَذُنُوۡبِیۡ وَمَاقَدَّمَتۡ یَدَایَ فَاغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ. (اخبار مكة للفاكهی)

ترجمہ: اے اللہ یہ میرا تیرے گھر کو الوداع کرنا ہے تو تو مجھے اور میرے عیال کو جہنم کی آگ پر حرام فرما۔

اے اللہ میں تیری طرف نکلا تجھ پر کوئی احسان رکھے بغیر (بلکہ) تو نے مجھے نکالا تھا۔ تو اگر تو نے میرے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور میرے عیوب کی اصلاح کر دی ہے اور میرے دل کو پاکیزہ کر دیا ہے اور میری دنیا و آخرت کے تمام اہم امور کے لیے تو کافی ہو چکا ہے تو (ایسے)

لوٹنے والے تیرے فضل (کے ساتھ) لوٹتے ہیں۔
اور اگر تونے (میرے ساتھ یہ سب کچھ) نہیں کیا تو (یہ) میرے گناہ اور میرے اعمال ہیں تو تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

امام شافعیؒ کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُکَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ، وَابْنُ عَبْدِکَ، وَابْنُ أَمَتِکَ، حَمَلْتَنِي عَلَى مَا سَخَّرْتَ لِي مِنْ خَلْقِکَ، حَتّٰى سَيَّرْتَنِي فِي بِلَادِکَ، وَبَلَّغْتَنِي بِنِعْمَتِکَ حَتّٰى أَعَنْتَنِي عَلَى قَضَاءِ مَنَاسِکِکَ، فَإِنْ كُنْتَ رَضِيتَ عَنِّي فَازْدَدْ عَنِّي رِضًا، وَإِلَّا فَمِنَ الْآنَ قَبْلَ أَنْ تَنْأَى عَنْ بَيْتِکَ دَارِي، فَهٰذَا أَوَانُ انْصِرَافِي

إِنْ أَذِنْتَ لِي غَيْرَ مُسْتَبْدِلٍ بِكَ وَلَا بِبَيْتِكَ وَلَا رَاغِبٍ عَنْكَ، وَلَا عَنْ بَيْتِكَ. اَللّٰهُمَّ فَاصْحَبْنِي بِالْعَافِيَةِ فِي بَدَنِي، وَالْعِصْمَةِ فِي دِينِي وَأَحْسِنْ مُنْقَلَبِي، وَارْزُقْنِي طَاعَتَكَ مَا أَبْقَيْتَنِي.

اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے تیرے بندے اور بندی کی اولاد ہے تو نے مجھے اس سواری پر سوار کرایا جو تو نے اپنی مخلوقات میں سے میرے لیے مسخر کی حتی کہ تو نے مجھے اپنے شہروں میں پھرایا اور تو نے مجھے اپنے انعام سے (یہاں تک) پہنچایا حتی کہ تو نے اپنے مناسک کی ادائیگی میں میری مدد کی تو اگر تو مجھ سے راضی ہو چکا تو مجھ سے اپنی رضا بڑھا دے ورنہ اب راضی ہو جا قبل اس کے کہ میں تیرے گھر سے دور ہوؤں۔ اگر

تیری اجازت ہے تو یہ میری واپسی کا وقت ہے لیکن تجھے
اور تیرے گھر کے بدلہ میں کسی اور کے لیے نہیں اور نہ ہی
تجھ سے اور تیرے گھر سے بیزار ہو کر۔ اے اللہ تو میرے
بدن میں عافیت عطا فرما اور میرے دین کی حفاظت فرما
اور میری واپسی اچھی کر دے اور جب تک تو مجھے زندہ
رکھے اپنی طاعت و فرمانبرداری عطا فرما۔

باب:19
مدینہ منورہ کی زیارت کے چند مسائل

مدینہ منورہ میں دو مہتم بالشان مقام ہیں ایک تو رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک اور دوسرے مسجد نبوی۔ دونوں کا قصد کرنا شرعاً مطلوب ومقصود ہے لہٰذا حج یا عمرہ پر جانے والا مدینہ منورہ جاتے ہوئے اگر سفر میں ان دونوں کا قصد کرے تو یہ بھی درست ہے اور اگر تنہا رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت کرے تو یہ بھی صحیح ہے۔

مسئلہ: جس شخص پر حج فرض ہو اس کو حج سے پہلے

زیارت کرنا جائز ہے بشرطیکہ حج فوت ہونے کا خوف نہ ہو۔

مسئلہ: جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کیجئے تو زیارت کی نیت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں جانے کی نیت بھی کیجئے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ پہلی مرتبہ تو صرف زیارت نبوی ﷺ کی نیت کیجئے۔

شروع میں لکھی گئیں سفر اور سواری کی ساری دعاؤں کو پڑھئے

مسئلہ: مدینہ منورہ شہر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہونے کی کوشش کیجئے۔ اگر کوئی ضرورت ہو تو اس سے فارغ ہو کر فوراً مسجد میں آیئے اور زیارت کیجئے۔

مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ. (کنز العمال)

یا اللہ! میرے تمام گناہوں کو معاف فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

ویسے تو جس دروازے سے چاہے داخل ہوں مگر باب جبرئیل سے داخل ہونا بہتر ہے۔ اگر ممکن ہو تو منبر اور قبر شریف کے درمیان روضہ میں کھڑے ہو کر ورنہ جہاں جگہ ملے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ اگر فرض نماز کی جماعت ہو رہی ہو یا نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پہلے فرض نماز پڑھے۔ تحیۃ المسجد بھی اس میں ادا ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا

نماز تحیۃ المسجد سے فارغ ہوکر نہایت ادب کے ساتھ مرقد اطہر پر آیئے اور سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے دو گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو جایئے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے ذرا بائیں طرف مائل ہو جائیں تاکہ روئے انور ﷺ کا مقابلہ ہو جائے۔ ادھر ادھر مت دیکھئے۔ نظر نیچی رکھئے اور کوئی حرکت خلاف ادب نہ کیجئے۔ زیادہ قریب بھی کھڑے نہ ہوں اور جالی کو بھی نہ ہاتھ لگائیں نہ بوسہ دیں اور نہ سجدہ کریں اور یہ خیال کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ قبر شریف میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے آرام فرما ہیں اور سلام و کلام کو سنتے ہیں اور

عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھیے۔ زیادہ زور سے مت چیخیں اور بالکل آہستہ بھی مت پڑھیے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہنا منقول ہے (مسند ابی حنیفة) لیکن اگر کوئی صرف اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ہی کہہ لے تو یہ بھی کافی ہے۔

پھر ڈیڑھ فٹ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام کہیے اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ پھر مزید ڈیڑھ فٹ ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام کہیے اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا

اَمِیرَ الْمُوْمِنِینَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی ان دونوں حضرات کو سلام کرنا ملتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَابَکْرٍ رضی اللہ عنہ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ (فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاسماعیل بن اسحاق الجھضمی)

جب قبر مبارک کے سامنے کھڑا ہو تو دعاء کس رخ پر کرے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعاء مانگی ہے۔

لیکن خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر دعاء کرتے ہوئے کس طرف رخ کریں اس بارے میں کوئی واضح

ہدایت موجود نہیں۔ اس لئے عمل میں اختلاف ہوا اور دونوں طرح درست ہے۔

i- رسول اللہ ﷺ نے جو دوسروں کی قبر پر کیا اسی کے مطابق آپ کی قبر مبارک پر کیا جائے اور صلاۃ و سلام پڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعاء کی جائے۔

ii- امام مالک رحمہ اللہ نے اس پہلو کو سامنے رکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری دعاؤں کے لئے وسیلہ ہیں اور وسیلہ کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اس لئے جب عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے پوچھا کہ میں قبلہ رخ ہو کر دعاء کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی رخ کیے رکھوں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ ”رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی رخ کیے رکھیں

کیونکہ وہ قیامت کے دن آپ کے اور آپ کے والد آدم علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کے یہاں وسیلہ ہوں گے۔ البتہ اس صورت میں دعاء کرتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔

قبر مبارک پر ہم جو صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس کو سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ بَعِیْدٍ اُبْلِغْتُهٗ. (بیهقی فی شعب الایمان).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھتا ہے تو وہ مجھے (فرشتوں کے واسطہ سے) بتلادیا جاتا ہے۔

یہ سننا مادی حواس پر موقوف نہیں ہے کیونکہ جو بھی صلاۃ وسلام پڑھے خواہ کتنا ہی چیخ کر پڑھے مادی اعتبار سے اس کی آواز قبر کے اندر نہیں جاسکتی جب کہ نبی ﷺ کی قبر مبارک کے گرد تو مضبوط دیوار بھی حائل ہے۔ لہذا یہ سننا اگرچہ جسم مبارک کے واسطہ سے ہوتا ہے لیکن یہ برزخی ہوتا ہے اور عام مادی ضابطوں کے ماوراء ہوتا ہے جس کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ قبر مبارک پر حاضری دینے والے کو جان لیتے ہیں

کیونکہ بہت سی حدیثوں میں ذکر ہے کہ عام

مسلمان تک کی قبر پر جب کوئی واقف آ کر سلام کرتا ہے تو قبر والا اس کو پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے جس کو وہ پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو قبر والا بھی اس کو پہچانتا ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتا ہے۔

اس جیسی حدیثوں کی وجہ سے علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم میں لکھتے ہیں کہ شہداء بلکہ تمام مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کے لئے جب کوئی مسلمان جاتا ہے تو وہ اس کو پہچانتے

ہیں اور اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اور مسلمان تو رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہی ہیں اور اس پہچان کے ساتھ آپ پر صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں تو اس ضابطہ کے تحت آپ ﷺ بھی ان کو پہچان لیتے ہیں۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِيْ أَرْبَعِيْنَ صَلَاةً لَا تَفُوْتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِیْءٌ مِنَ النِّفَاقِ. (احمد)

حضرت انس ؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں۔ اس طرح سے کہ اس کی کوئی نماز فوت

نہ ہوئی ہو تو اس کے لئے جہنم سے چھٹکارے کا پروانہ اور عذاب سے چھٹکارے کا پروانہ اور نفاق سے چھٹکارے کو لکھ دیا جاتا ہے۔

مسجد نبوی سے نکلنے کی دعاء

جب مسجد نبوی سے نکلیں تو رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھ کر یہ دعاء مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ. (الاذكار النووية للنووى)

اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

باب:20

آب زمزم

1- یہ جنت کے چشمہ کا پانی ہے

2- اس میں رسول اللہ ﷺ کے لعاب کی آمیزش ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کے لعاب مبارک میں شفا ہے

3- آب زمزم مکمل غذا کا کام دیتا ہے

4- آب زمزم میں شفا ہے

5- آب زمزم پیتے وقت کی دعاء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ

آب زمزم پیتے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ. (ابن ماجه)

یا اللہ میں آپ سے نفع دینے والے علم کا اور فراخ روزی کا اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

6- آب زمزم پینے کے آداب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم زمزم پیو تو قبلہ رخ ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھو اور تین سانس میں پیو اور کوکھ بھر کے پیو اور جب اس کو پی کر فارغ ہو تو الحمد للہ کہو۔

7- زمزم کے کنویں پر کھڑے ہو کر زمزم پینا

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے

کنویں پر آ کر کھڑے کھڑے زمزم پیا۔ سب محدثین نے اس کو طواف زیارت کے بعد کا واقعہ قرار دیا ہے۔ بظاہر زمزم کے کنویں کے پاس پانی یا کیچڑ ہونے کی وجہ سے بیٹھنے کی مناسب جگہ نہ ہونے کے عذر سے آپ ﷺ نے زمزم کھڑے کھڑے پیا۔ بغیر عذر کے کھڑے ہو کر کسی طرح کے مشروب کو پینے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ ایک نے کھڑے ہو کر پانی پیا تو اس کو قے کرنے کا حکم دیا۔

بعض حضرات نے زمزم کھڑے ہو کر پینے کو مستحب کہا ہے لیکن یہ قول کرنا مشکل ہے۔ زیادہ سے زیادہ عدم کراہت اور جواز کا قول ہوسکتا ہے اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمزم کو کھڑے

کھڑے پینے میں بیان جواز سمجھا جائے۔

لہٰذا کھڑے ہو کر زمزم پینے کو سنت نہ سمجھا جائے۔ اصل سنت بیٹھ کر ہی پینا ہے کیونکہ آپ ﷺ سے دیگر مواقع پر زمزم کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں کوئی قولی یا فعلی تصریح نہیں ملتی لہٰذا زمزم کا پینا بھی مشروب کے عام ضابطہ میں داخل ہوگا۔

تنبیہ: اگر کوئی کھڑے ہو کر پیئے خواہ زمزم کے کنویں کے پاس یا کسی بھی اور جگہ پر تو چونکہ رسول اللہ ﷺ کے عمل کو بیان جواز پر بھی محمول کیا گیا ہے لہٰذا اس کو نکیر نہ کی جائے گی۔

8- واپسی میں اپنے ساتھ زمزم لے جانا

9- زمزم منگوانا

فتح مکہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن عمرو کو مدینہ منورہ سے لکھا کہ تمہیں میرا خط رات کو ملے تو صبح کا انتظار نہ کرنا اور دن میں ملے تو شام نہ کرنا بلکہ فوراً مجھے آب زمزم بھجوا دینا۔

باب:21

قابل ذکر مقامات

مکہ مکرمہ کے قابل ذکر مقامات

1- جنت المعلّٰی

یہ مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے۔

2- جبل ثور

ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پہاڑ میں تین راتیں ٹھہرے تھے۔ اس کی چوٹی کے پاس غار ہے۔

3- غار حرا

مکہ مکرمہ سے منی جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے۔ نبوت سے پیشتر رسول اللہ ﷺ اس غار میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی جگہ سب سے اول وحی نازل ہوئی تھی۔

4- مسجد الرایہ

رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ فتح مکہ کے دن اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

5- مسجد جن

اس جگہ جنات نے حاضر ہو کر نبی ﷺ سے قرآن سنا تھا۔

6- مسجد عائشہ

یہ تنعیم میں ہے جس جگہ لوگ عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

7- مسجد خیف

یہ منیٰ کی مسجد ہے۔

8- مسجد نمرہ

یہ عرفات کے کنارے پر واقع ہے۔

9- مسجد مشعر الحرام

یہ مزدلفہ کی مسجد ہے۔

مدینہ منورہ کے چند قابل ذکر مقامات

1- جنت البقیع

یہ مدینہ منورہ کا وہ قبرستان ہے جہاں خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی تمام صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن، آپ کے صاحبزادے

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور دیگر ہزار ہا صحابہ کرام و تابعین عظام مدفون ہیں، علاوہ ازیں اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن بھی سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا و حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے سب یہیں آرام فرما ہیں۔

بقیع (قبرستان) میں حاضری کے وقت کی دعاء

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَداً مُّؤَجَّلُوْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الغَرْقَدِ.

(الاذکار النووی للنووی)

اے مسلمان بستی والو! السلام علیکم تم پر وہ کل آگئی

جس میں تمہیں مرنے کی خبر دی گئی تھی اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ یا اللہ! بقیع غرقد (قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔

2- جبل اُحد

یہ مدینہ منورہ کا وہ مقدس پہاڑ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هذا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (بخاری)

"یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔"

3- شہداء اُحد

جبل اُحد کے دامن میں غزوۂ اُحد ہوا تھا جس

میں تقریباً ستر صحابہ کرام شہید ہوئے اور وہیں کچھ فاصلہ پر جبل رماۃ کے دامن میں دفن کئے گئے، ان میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاتِی الشُّھَدَاءَ بِأُحُدٍ عَلٰی رَاسِ کُلِّ حَوْلٍ فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. (ابن ابی شیبہ)

نبی ﷺ ہر سال کے شروع میں احد کے شہداء کی زیارت کے لئے جاتے تھے اور کہتے تھے۔ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کی وجہ سے اور کیا ہی اچھا ہے دار آخرت۔

مسجد نبوی کے ستون

مسجد نبوی میں بہت سے ستون ہیں، عربی میں ستون کو ''اُسطُوانہ'' کہا جاتا ہے، ان میں سے بعض ستونوں کے ساتھ عہد رسالت کے کچھ خاص واقعات متعلق ہیں، ان خاص مبارک ستونوں کا مختصر تعارف یہ ہے۔

1- اُسطُوانہ حنانہ (رونے والا ستون)

اس جگہ کھجور کا وہ تنا تھا جو اس وقت ستون کے طور پر استعمال ہوتا تھا، منبر بننے سے پہلے اس تنے کے پاس کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے، جب لکڑی کا منبر تیار ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ

خطبہ کے لئے اس پر تشریف فرما ہوئے اور اس تنے کے پاس کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو اس تنے میں سے بہت زور سے رونے کی آواز آئی یہ ستون محراب نبوی کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

2- اُسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میری مسجد میں اس ستون کے پاس ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ (وہاں نماز پڑھنے کے لئے) قرعہ اندازی کرنے لگیں۔'' اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی تھی۔ اس لئے اس کو ستون عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما

اس کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس جگہ دعاء قبول ہوتی ہے۔

3- اُسطوانہ سریر (چارپائی والا ستون)

''سریر'' تخت اور چارپائی کو کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو کبھی رات میں اس جگہ آپ ﷺ کی چارپائی بچھا دی جاتی تھی اور وہاں آپ ﷺ آرام فرماتے تھے۔

4- اسطوانہ حرس (پہرے داری کا ستون)

اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر نماز پڑھا کرتے اور راتوں کو بیٹھ کر اسی جگہ رسول اللہ ﷺ کی پہرہ داری کیا کرتے تھے اس لئے اس کو اسطوانہ علی رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے جب تشریف لاتے تو اس جگہ سے گزرتے تھے۔

5-اسطوانہ وفود (آنے والے وفود کا ستون)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرب کے وفود تعلیم و تربیت اور احکامِ شرعیہ سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے تو وہ اکثر اسی جگہ بٹھائے جاتے، آپ ﷺ اسی جگہ ان سے ملاقات فرماتے تھے، آجکل یہ ستون اور ستونِ حرس اور ستونِ سریر، تینوں روضہ اقدس کے گرد آدھے جالیوں کے اندر اور آدھے باہر ہیں۔

6-اسطوانہ تہجد

رسول اللہ ﷺ اکثر اس جگہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہ شمالی سمت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

مکان کی پشت پر واقع ہے، اگر کوئی اس کی طرف یعنی قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتو اس کے بائیں طرف بابِ جبریل ہوگا، مگر یہ جگہ آنحضرت ﷺ کے زمانۂ مبارک میں مسجد میں شامل نہیں تھی، بعد میں شامل کی گئی۔ اب یہ ستون باقی نہیں رہا، وہاں ایک محراب بنا دی گئی ہے۔

7-اسطوانہ جبرئیلؑ

یہ حضرت جبرئیلؑ کے آنے کی خاص جگہ تھی۔ لیکن یہ ستون روضہ اقدس کی تعمیر کے اندر آ گیا ہے اس لئے باہر سے اس کی زیارت نہیں ہوسکتی۔

8-اسطوانہ ابولبابہؓ

صحابی رسولؐ حضرت ابولبابہؓ سے ایک غلطی ہوئی

انہوں نے اپنے آپ کو سزا کے طور پر اس ستون سے باندھ دیا، نو دن تک اسی حالت میں رہے، پھر توبہ قبول ہوئی تو حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے انہیں کھولا۔

ان آٹھ ستونوں پر عربی میں ان کے نام بھی تحریر ہیں۔

روضة من رياض الجنة

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

(بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ

جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

صفہ (چبوترہ)

شروع اسلام میں مسجد نبوی سے متصل ایک سایہ دار چبوترہ بنا دیا گیا تھا اس میں وہ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہ قیام پذیر ہوتے تھے جو مکہ مکرمہ اور دیگر علاقوں سے دین متین سیکھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپڑتے تھے۔ یہ حضرات نہ کاروبار کرتے تھے، نہ مدینہ میں ان کے پاس گھر تھا نہ اہل وعیال، صرف علم دین سیکھنا ان کا مشغلہ تھا، ان میں سب سے زیادہ مشہور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اب یہ چبوترہ مسجد کے اندر آ گیا ہے، باب جبرئیل سے جب داخل ہوں تو داخل ہوتے ہی دائیں

جانب یہ چبوترہ واقع ہے۔

مدینہ منورہ کی خاص مساجد

1- مسجد قبا

مسجد نبوی سے جنوب کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر پر یہ مبارک مسجد واقع ہے جس کی تعمیر میں رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود شرکت فرمائی تھی، رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد تعمیر ہونے والی یہ سب سے پہلی مسجد ہے اور مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہ دنیا کی سب سے افضل مسجد ہے۔ اس میں دو نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے، یہاں ہفتہ کے دن جانا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ ہر ہفتہ کے دن سوار ہو کر مسجد قبا جاتے تھے اور اس میں دو رکعت پڑھتے تھے۔

2- مساجد خندق

غزوۂ احزاب کے موقع پر جس جگہ خندق کھودی گئی تھی وہاں چند مسجدیں بنی ہوئی ہیں ان میں سے ایک مسجد کو مسجد احزاب اور مسجد فتح کہتے ہیں اس جگہ رسول اکرم ﷺ نے تین روز دعاء کی تھی، اللہ پاک

نے دعاء قبول فرمائی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اس کے گرد اور بھی کئی مسجدیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام سے بنی ہوئی ہیں۔ اب سعودی حکومت نے ان مساجد کے قریب علیحدہ سے ایک بڑی مسجد مسجد خندق کے نام سے بنائی ہے۔

3- مسجد قبلتین (دو قبلہ والی مسجد)

یہ مسجد مدینہ منورہ میں وادی عقیق کے قریب ہے اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری کعبہ کی جانب ہے، چونکہ قبلہ تبدیل ہونے کا واقعہ نماز کے درمیان اس مسجد میں ہوا تھا، اسی لئے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

4- مسجد بنی ظفر

اسے ''مسجد بغلہ'' بھی کہتے ہیں، یہ مسجد جنت البقیع کے مشرق کی جانب واقع ہے یہاں قبیلہ بنی ظفر رہتا تھا ایک بار یہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے فرمان پر آپ ﷺ کو سورۂ نساء سنائی تھی۔ مسجد کے قریب آپ کے خچر کے سم کا نشان تھا اس لئے اس کو مسجد البغلہ بھی کہتے ہیں۔

5- مسجد الاجابہ

یہ مسجد جنت البقیع سے شمالی جانب ہے ایک مرتبہ یہاں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نفل پڑھ کر تین دعائیں فرمائیں تھیں جن میں سے دو قبول ہوئیں، اس لئے اس کو مسجد الاجابہ (دعاء قبول ہونے کی مسجد)

کہتے ہیں۔

6- مسجد جمعہ

ہجرت کے بعد سب سے پہلے چند روز رسول اللہ ﷺ نے قبا میں قیام فرمایا پھر جمعہ کے دن مدینہ کے لئے روانہ ہوئے راستے میں بنوسالم کا قبیلہ آباد تھا یہاں پہنچے تو نماز کا وقت ہو چکا تھا آپ ﷺ نے یہیں جمعہ کا خطبہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ یہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلی جمعہ کی نماز تھی جو آپ ﷺ نے یہاں پڑھی۔

7- مسجد غمامہ

یہ مسجد نبوی کی مغربی جانب میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ یہاں کھلی جگہ عیدین کی نماز پڑھایا کرتے تھے

بعد میں یہ مسجد بنادی گئی اس لئے اس کو مسجد مصلی بھی کہتے ہیں کیونکہ عربی میں مصلی عیدگاہ کو کہا جاتا ہے۔

8- مسجد سقیا

مکہ معظّمہ سے جو لوگ مدینہ منورہ آتے ہیں ان کو سب سے پہلے اسی مسجد کی زیارت ہوتی ہے یہ مسجد بہت چھوٹی ہے، یہاں ایک کنواں ہے جس کا نام سقیا ہے اسی لئے مسجد کا نام بھی سقیا ہے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے لشکر کا معائنہ کیا تھا اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہلِ مدینہ کے لئے برکت کی دعاء فرمائی تھی۔

9- مسجد ذُباب

مدینہ منورہ سے ملک شام کی طرف جاتے ہوئے

داہنے ہاتھ کو یہ مسجد ایک اونچے پہاڑ پر واقع ہے جس کو ذُباب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے، اور غزوہ تبوک کے موقع پر یہاں آپ ﷺ کا خیمہ بھی نصب ہوا تھا۔ اب اس کو مسجد رائیہ کہا جاتا ہے۔

10- مسجد بنی حَرام

مسجد خندق کو جاتے ہوئے داہنی جانب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز پڑھی ہے۔ اس کے قریب ایک غار ہے جسے ''کہف بنی حرام'' کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ پر وحی نازل ہوئی تھی اور غزوہ خندق کے دنوں میں آپ ﷺ رات کو اسی غار میں آرام فرماتے تھے۔

11- مسجد اُبی

یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بسا اوقات تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔

مدینہ طیبہ کے خاص بابرکت کنویں

1- بیر اریس

یہ کنواں مسجد قبا کے قریب تھا، اس کا پانی بہت ہی میٹھا اور لطیف تھا، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے اور کنویں کی منڈیر پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

تشریف لائے اور وہ ان کے برابر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، ان حضرات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے چونکہ اب کنویں کی منڈیر پر اس طرف جگہ باقی نہ رہی تھی اس لئے وہ سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں کو جنتی ہونے کی خوشخبری دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں کا پانی نوش فرمایا ہے، اس سے وضو کیا ہے، اور اپنا لعاب مبارک بھی ڈالا ہے جس کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس کنویں کا پانی بہت ہی شیریں ہو گیا ورنہ اس سے پہلے اتنا شیریں نہ تھا، اس کنویں کو بیر خاتم بھی کہتے ہیں کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی (خاتم) اس کنویں میں گر

گئی تھی اور باوجود تلاش کے نہیں ملی اب حال میں یہ کنواں بھی بے نشان ہو گیا ہے۔

2- بیر حاء

یہ کنواں مسجد نبوی کے شمال میں باب مجیدی کے سامنے ہے، یہاں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہاں تشریف لاتے اور اس کے درختوں کے سایہ میں جلوہ افروز ہوتے اور کنویں کا پانی نوش فرماتے تھے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے تمام مال و جائیداد میں یہ کنواں سب سے زیادہ محبوب تھا جو انہوں نے اپنے رشتہ داروں پر صدقہ کر دیا تھا۔ آج کل یہ کنواں مسجد نبوی میں آ گیا ہے۔

3- بیر بضاعہ

یہ کنواں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کو جاتے ہوئے دائیں ہاتھ پر پڑتا ہے، اس کنویں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ڈالا اور خیر و برکت کی دعاء فرمائی، اس زمانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو اس کے پانی سے اس کو نہلایا جاتا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس کو شفا عطا فرما دیتے تھے۔ اب یہ کنواں بھی ایک عمارت کے اندر آ گیا ہے۔

4- بیر غرس

یہ کنواں مسجد قبا سے شمال مشرق میں تقریباً نصف میل کے فاصلے پر واقع ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

کنویں کے پانی سے وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی اسی میں ڈال دیا اور اپنا لعاب مبارک اور کچھ شہد بھی اس میں ڈالا اور آپ ﷺ کا اس کنویں سے پانی پینا بھی ثابت ہے۔

5- بیر بصہ

یہ کنواں جنت البقیع کے قریب ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے مکان پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''تمہارے پاس کچھ بیری کے پتے ہیں؟ تا کہ اس سے اپنا سر دھولوں؟ کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے''۔ میں نے عرض کیا ''جی ہاں یا رسول اللہ موجود ہیں''۔ چنانچہ میں بیری کے پتے لے آیا اور رسول اللہ ﷺ

نے اپنا سر مبارک دھویا اور مستعمل پانی کنویں میں ڈال دیا۔ اس کنویں میں سیڑھیاں بھی ہیں اور اس کا پانی بہت قریب ہے۔

6- بیر رومہ

یہ کنواں مسجد قبلتین کے شمال میں وادی عقیق میں ہے اس کنویں کا پانی نہایت لطیف اور شیریں تھا۔ اس کا مالک ایک یہودی تھا جو اس کا پانی بیچا کرتا تھا، مسلمانوں کو پانی کی بہت تکلیف تھی، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے خرید لینے کی ترغیب دی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس یہودی سے آدھا کنواں بارہ ہزار درہم میں خرید لیا لیکن جب اس یہودی نے دیکھا کہ اب اس کے پانی سے اسے نفع حاصل کرنا

دشوار ہو گیا ہے تو اس نے بقیہ کنواں بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آٹھ ہزار درہم میں فروخت کر دیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پورا کنواں وقف کر دیا۔

7- بیرِ عِہن

یہ کنواں مسجد قبا کے مشرق جانب عوالی مدینہ منورہ میں واقع ہے۔ اس کے پانی سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور نماز ادا فرمائی۔

واپسی کے وقت کی دعائیں

سفر سے واپسی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر حج سے یا غزوہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ پر تین مرتبہ تکبیرات کہتے

اور یہ دعاء پڑھتے تھے:

لَاإِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. (مؤطا لمالک)

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اس کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ہم اپنے رب کی طرف) لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت گزار ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد

فرمائی اور (دشمن کے) لشکروں کو تنہا شکست دی۔

واپس آنے کے بعد گھر جانے سے پہلے مسجد جا کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں۔ (ابوداوٗد)

جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعاء پڑھیں:

تَوْبًا تَوْباً لِرَبِّنَا أَوْبًا لَايُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوباً.

(كنز العمال)

توبہ ہے، توبہ ہے اپنے رب کی طرف ایسا رجوع ہے کہ جو ہم پر کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے۔

حج سے واپسی پر حاجی کو دی جانے والی دعائیں

قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّکَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَأَخْلَفَ نَفَقَتَکَ. **(الاذكار النووية للنووی)**

اللہ آپ کا حج قبول فرمائے اور آپ کے گناہوں کو معاف فرمائے اور آپ کے خرچ کا بدلہ عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ.

(الاذكار النووية للنووى)

یا اللہ! حاجی کی مغفرت فرما اور جس کے لیے حاجی نے مغفرت مانگی اس کی بھی مغفرت فرما۔

حواشی

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
1	ابن ابی شیبہ	2	بخاری و مسلم
3	ابن ابی شیبہ	4	مسلم
5	ابوداؤد	6	ابن عساکر فی تخریجہ
7	ابن عساکر فی تخریجہ	8	ترمذی
9	دار قطنی	10	ابن ابی شیبہ
11	الاثار محمد	12	بخاری و مسلم
13	مؤطا مالک	14	بخاری و مسلم
15	مؤطا مالک	16	دار قطنی
17	مؤطا مالک	18	احمد
19	بخاری و مؤطا مالک	20	مؤطا مالک

21	سورۂ بقرہ196	22	مؤطامالک
23	ابن ابی شیبہ	24	ابن ابی شیبہ
25	الآثار لمحمد	26	سورۂ مائدہ95
27	سورۂ مائدہ95	28	سورۂ بقرہ:196، بخاری
29	ابن ابی شیبہ وموطامالک	30	بخاری ومسلم
31	بخاری ومسلم	32	مسلم واحمد
33	بخاری ومسلم	34	بخاری ومسلم
35	بخاری ومسلم	36	بخاری ومسلم
37	بخاری ومسلم	38	ابن ابی شیبہ وطحاوی
39	مؤطالمحمد	40	بخاری ومسلم
41	ابن ابی شیبہ	42	بخاری ومسلم
43	ترمذی	44	الآثار لمحمد
45	بخاری وتاریخ مکہ	46	احمد وابوداؤد

47	بخاری	48	بخاری
49	بخاری ومسلم	50	بخاری ومسلم
51	بخاری	52	حاکم
53	مسلم ونسائی	54	مسلم
55	بیہقی وطبرانی	56	مسلم
57	ترمذی ونسائی	58	ابن ابی شیبہ
59	احمد وابوداؤد	60	ترمذی ونسائی
61	ترمذی ونسائی	62	بخاری
63	مصنف عبدالرزاق	64	ترمذی
65	مسلم	66	دار قطنی
67	مسلم	68	حاکم
69	بخاری ومسلم	70	ترمذی
71	بخاری ومسلم	72	بخاری واحمد

73	مسلم واحمد	74	مسلم و بخاری وابن ابی شیبہ
75	سعید بن منصور	76	ابن ابی شیبہ
77	مسلم	78	ابن ابی شیبہ
79	بخاری	80	ابن ابی شیبہ
81	مسلم	82	سعید بن منصور
83	ابن ابی شیبہ	84	مسلم
85	مسلم	86	دار قطنی
87	مسلم	88	احمد،ابن ماجہ،ابن حبان
89	بخاری ومسلم	90	بخاری
91	ترمذی	92	ابن ابی شیبہ
93	بخاری ومسلم	94	مسلم وترمذی
95	الآثار لمحمد	96	بخاری ومسلم
97	سورۂ طلاق:1	98	دار قطنی وابوداؤد

99	دار قطنی	100	دار قطنی
101	بخاری	102	ابوداوٗد
103	بخاری ومسلم	104	بخاری ومسلم
105	مؤطا لمالک	106	احمد ومسلم
107	احمد	108	ابن ماجہ واحمد
109	المغنی	110	ابن ابی شیبہ
111	ابن ابی شیبہ	112	ابن ابی شیبہ
113	ابن ابی شیبہ	114	مؤطا لمالک
115	ابن ابی شیبہ	116	ابن ابی شیبہ
117	مؤطا لمالک	118	تفصیل کے لیے دیکھئے ہماری کتاب ''مسنون حج وعمرہ'' مفصل
119	ابن ابی شیبہ	120	مؤطا لمالک
121	طحاوی		